قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (ال عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 29 اکتوبر 2021ء | 22 ربیع الاول 1443 ہجری قمری | 29 اخاء 1400 ہجری شمسی | جلد: 3 | شمارہ: 257

ارشاد باری تعالیٰ

وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡـًٔا وَّبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَمَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ﴿۳۷﴾

(النساء: 37)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’بعض دفعہ گھروں میں میاں بیوی کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر تلخ کلامی ہوجاتی ہے، تلخی ہو جاتی ہے۔ مرد کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ مضبوط اور طاقتور بنایا ہے اگر مرد خاموش ہوجائے تو شاید اسّی فیصد سے زائد جھگڑے وہیں ختم ہوجائیں۔ صرف ذہن میں یہ رکھنے کی بات ہے کہ مَیں نے حسن سلوک کرنا ہے اور صبر سے کام لینا ہے۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ نے اس بارہ میں ہمیں کیا اسوہ دکھایا۔ روایت ہے کہ ایک دن حضرت عائشہؓ گھر میں آنحضرت ﷺ سے کچھ تیز تیز بول رہی تھیں کہ اوپر سے ان کے ابا، حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے۔ یہ حالت دیکھ کر ان سے رہا نہ گیا اور اپنی بیٹی کو مارنے کے لئے آگے بڑھے کہ تو خدا کے رسول کے آگے اس طرح بولتی ہو۔ آنحضرتؐ یہ دیکھتے ہی باپ اور بیٹی کے درمیان حائل ہو گئے اور حضرت ابو بکرؓ کی متوقع سزا سے حضرت عائشہؓ کو بچا لیا۔ جب حضرت ابو بکرؓ چلے گئے تو رسول کریمؐ حضرت عائشہؓ سے ازراہ مذاق فرمایا۔ دیکھا آج ہم نے تمہیں تمہارے ابا سے کیسے بچایا؟۔ تو دیکھیں یہ کیسا اعلیٰ نمونہ ہے کہ نہ صرف خاموش رہ کر جھگڑے کو ختم کرنے کی کوشش کی بلکہ حضرت ابو بکر جو حضرت عائشہ کے والد تھے ان کو بھی یہی کہا کہ عائشہ کو کچھ نہیں کہنا۔ اور پھر فوراً حضرت عائشہ سے مذاق کر کے وقتی بوجھل پن کو بھی دور فرما دیا۔‘‘

(خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

فرمانِ رسول ﷺ

بیوی کے ناز اٹھانا

آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے بہت ناز اٹھاتے تھے۔ ایک دفعہ ان سے فرمانے لگے کہ عائشہؓ میں تمہاری ناراضگی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا وہ کیسے؟ فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو اپنی گفتگو میں رب محمدؐ کہہ کر قسم کھاتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو تو رب ابراہیمؑ کہہ کر بات کرتی ہو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہاں یا رسول اللہ! یہ تو ٹھیک ہے مگر بس میں صرف زبان سے ہی آپؐ کا نام چھوڑتی ہوں (دل سے تو آپؐ کی محبت نہیں جاسکتی)۔

(ماخوذ بخاری کتاب النکاح باب غیرۃ النساء و وجدھن)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

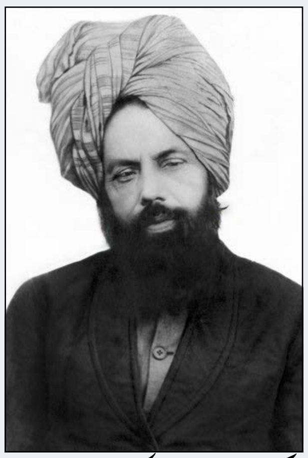

بیوی سے حسن سلوک

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں اور فرمایا ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے اور درحقیقت یہ ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔‘‘

ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بدزبانی کا ذکر ہوا اور شکایت ہوئی کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے۔ حضور اس بات سے بہت کبیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا:

’’ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے‘‘

حضور بہت دیر تک معاشرت نسواں کے بارے میں گفتگو فرماتے رہے اور پھر آخر پر فرمایا:

’’میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور باایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع وخضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 307 ایڈیشن 1988ء)

اس شمارہ میں

- غزل (منظوم)
- حضرت مولانا عبدالکریم شرما
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض رؤیا اور تعبیر نبوی
- ہیلووین Halloween کا تہوار اور جماعت احمدیہ کی تعلیم

دربارِ خلافت

Halloween کا تہوار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس ضمن میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بہر حال اس برائی کا جو آج کل مغرب میں ان دنوں میں بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے اور آئندہ چند دنوں میں منائی جانے والی ہے، اُس کا مَیں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ halloween کی ایک رسم ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ احمدی بھی بغیر سوچے سمجھے اپنے بچوں کو اس میں شامل ہونے کی اجازت دے دیتے ہیں، حالانکہ اگر اس کو گہرائی میں جا کر دیکھیں تو یہ عیسائیت میں آئی ہوئی ایک ایسی بدعت ہے جو شرک کے قریب کر دیتی ہے۔ چڑیلیں اور جِنّ اور شیطانی عمل، ان کو تو بائبل نے بھی روکا ہوا ہے۔ لیکن عیسائیت میں یہ راہ پا گئی ہیں کیونکہ عمل نہیں رہا۔ عموماً اس کو fun سمجھا جاتا ہے کہ بس جی بچوں کا شوق ہے پورا کر لیا۔ تو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر وہ کام چاہے وہ fun ہی سمجھا جائے جس کی بنیاد شرک یا کسی بھی قسم کے نقصان کی صورت میں ہو اس سے احمدیوں کو بچنا چاہئے۔ مجھے اس بات پر توجہ پیدا ہوئی جب ہماری ریسرچ ٹیم کی ایک انچارج نے بتایا کہ ان کی بیٹی نے ان سے کہا کہ halloween پر وہ اور تو کچھ نہیں کرے گی لیکن اتنی اجازت دے دیں کہ وہ لباس وغیرہ پہن کر، خاص costume پہن کے ذرا پھر لے۔ چھوٹی بچی ہے۔

انہوں نے اسے منع کر دیا۔ اور پھر جب ریسرچ کی اور اس کے بارہ میں مزید تحقیق کی تو بعض عجیب قسم کے حقائق سامنے آئے۔ تو مَیں نے انہیں کہا کہ مجھے بھی کچھ (حوالے) دے دیں۔ چنانچہ جو مَیں نے دیکھے ان کا خلاصہ مَیں بیان کرتا ہوں۔ کیونکہ اکثر بچے بچیاں مجھے سوال کرتے رہتے ہیں۔ خطوط میں پوچھتے رہتے ہیں کہ halloween میں شامل ہونے کا کیا نقصان ہے؟ ہمارے ماں باپ ہمیں شامل نہیں ہونے دیتے۔ جبکہ بعض دوسرے احمدی خاندانوں کے بچے اپنے والدین کی اجازت سے اس میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو بہر حال ان کو جو کچھ میرے علم میں تھا اس کے مطابق مَیں جواب تو یہی دیتا رہتا تھا کہ یہ ایک غلط اور مکروہ قسم کا کام ہے اور مَیں انہیں روک دیتا تھا۔ لیکن بقیہ صفحہ 10 پر

غزل

رنگ بھرتے ہوئے تصویر میں سوچا ہو گا
کون سا رنگ ترے چہرے پہ جچتا ہو گا
حسن جب دیکھا پسِ پردہ، یہ سوچا میں نے
خوبصورت تو فقط رنگ حیا کا ہو گا
کر سکوں حسن بیاں اس کا، یہ ممکن ہی نہیں
میں اگر سوچوں، غلط فہمی یا دھوکا ہو گا
جس کی تخلیق پہ حیرت تھی فرشتوں کو ہوئی
اس نے جو رنگ بھرا ہو گا وہ اچھا ہو گا
جس کے سائے نے بچایا ہے کڑی دھوپوں سے
اس کے آنگن میں محبّت ہی کا پودا ہوگا
جس نے چکھا ہے کبھی عشقِ حقیقی کا مزہ
رات کے پچھلے پہر سجدوں میں روتا ہو گا
کل جسے جانا ہو اور پاس نہ ہو زاد کوئی
چین کی نیند بھلا وہ کہاں سوتا ہو گا
طارق اس دور میں بھی لوگ اگر ہیں اچھے
ان سے راضی تو یقیناً ترا مولا ہو گا

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔ لندن

آج کی دعا

نیک جیون ساتھی اور اولاد کے لئے افضل دعا

رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا ﴿۷۵﴾

(الفرقان: 75)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

یہ قرآن مجید کی نیک جیون ساتھی اور اولاد (جو آنکھوں کی ٹھنڈک بنے) کے حصول کی پیاری دعا ہے۔ عائلی مسائل کے حل کے لئے یہ دعا ایک کیمیا ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد بار جماعت کو اس دعا کی تحریک فرمائی ہے۔ آپ ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

''پس ہر عورت اور مرد کو دعاؤں اور اپنی عملی حالت میں کوشش کے ساتھ تبدیلی کر کے حقیقی بیعت کنندگان میں شامل ہونے کا نمونہ دکھانا چاہئے تا کہ ان لوگوں میں شامل ہوں جو نہ صرف اپنی نیک حالتوں کی فکر میں رہتے ہیں بلکہ انہیں اپنی نسلوں کی بھلائی کی بھی فکر رہتی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی ہے کہ رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا (الفرقان: 75) اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

پس یہ دعا جہاں مردوں کے لئے اہم ہے وہاں عورتوں کے لئے بھی اہم ہے کہ ایک دوسرے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔ اور جب ایک دوسرے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لئے دعا کر رہے ہونگے تو ایک دوسرے کے ساتھ حسنِ سلوک کی طرف بھی نظر ہو گی۔ ایک دوسرے کی برائیوں سے صرفِ نظر ہو گی اور ایک دوسرے کی خوبیوں کی طرف نظر ہو گی۔ میرے پاس بعض دفعہ نئے جوڑے آتے ہیں کہ نصیحت کریں اور جیسا کہ میں نے بتایا کہ آج کل خلع اور طلاق کے حالات بڑے قابلِ فکر حد تک ہیں تو میں ان کو یہی کہتا ہوں کہ ایک دوسرے کی برائیوں سے صرفِ نظر کرو اور ایک دوسرے کی خوبیوں پر نظر رکھو۔ اب جو شادیاں ہوگئی ہیں تو ان جوڑوں کو، ان رشتوں کو نبھاؤ اور پھر دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک دوسرے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے جب دعاؤں سے اور کوشش سے یہ کر رہے ہونگے تو ان شاء اللہ تعالیٰ رشتے بھی کامیاب ہونگے۔

جب مرد اور عورت ایک دوست کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہونگے تو آئندہ آنے والی نسلیں بھی ماں باپ کے نیک نمونے دیکھ کر ماں باپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کی کوشش کرینگی۔ اور جب خدا تعالیٰ کے حضور مرد اور عورت ایک دوسرے کے لئے اور اپنے بچوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کی دعا کر رہے ہونگے اور نسل میں سے متقی پیدا ہونے کی دعا کر رہے ہونگے کہ: وَاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا نیک نسل کی دعا ہی ہے۔ کیونکہ ایک گھرانے کا سربراہ ہی اپنے گھر کا امام ہے جو یہ کہتا ہے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا تو اس کا مطلب ہے کہ میری نسل میں سے نیک لوگ ہی پیدا کر۔ پس جب مرد یہ دعا مانگ رہا ہو گا تو وہ اپنی بیوی اور بچوں کے متقی ہونے کی دعا مانگ رہا ہو گا۔ جب عورت دعا مانگ رہی ہو گی تو گھر کے نگران کی حیثیت سے وہ اپنے بچوں کے متقی ہونے کے لئے دعا مانگ رہی ہو گی۔ اور جب اس شوق کے ساتھ دعا ہو گی تو پھر اپنے آپ کو بھی تقویٰ پر قائم رکھنے کی کوشش ہو گی۔ اور ایسا گھر پھر جنت کا نظارہ پیش کرنے والا گھر ہو گا جس میں بڑے، بچے، سب خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہونگے۔''

(جلسہ سالانہ جرمنی، خطاب از مستورات فرمودہ 25 جون 2011ء۔ مطبوعہ 13 اپریل 2012ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

لئیق احمد طاہر۔ مبلغ سلسلہ یو کے

حضرت مولانا عبدالکریم شرما

ایک بے لوث، باوفا خادم سلسلہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہمارے عہد میں ایک بزرگ عالمِ دین اور مبلغِ سلسلہ کے بارہ میں عزیزم کاشف محمود ورک کا سویڈن سے فون آیا کہ ’’میں آپ کے زمانہ کے جامعہ احمدیہ یو کے کے پہلے سال کا آپ کا شاگرد ہوں‘‘۔ ان کے فون سے 2005ء۔ 2006ء کی خوشگوار یادیں تازہ ہو گئیں۔عزیز کاشف محمود نے بتایا کہ وہ حضرت مولانا عبدالکریم شرما کے نواسے ہیں اور مولانا کے سوانح مرتب کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ خاکسار ان سے متعلق ضرور مضمون لکھے۔ خاکسار نے تو کبھی مشرقی افریقہ میں سلسلہ کی خدمت سرانجام نہیں دی۔اِس موضوع پر وہاں کے مربیان سلسلہ ہی بہتر انداز میں حقائق سے پردہ اُٹھا سکتے ہیں۔ خاکسار کو مولانا عبدالکریم صاحب شرما کے ربوہ دارالرحمت وسطی میں ان کے والد بزرگوار جو عجیب شان کے ساتھ عین جوانی میں دنیا کی سب رعنائیوں اور تعلقات سے منہ موڑ کر ہندومت کو خیر باد کہہ کر احمدی مسلمان ہوگئے تھے، یاد آ گئے۔ دارالرحمت وسطی کی مسجد کے سامنے آپ کا دولت خانہ تھا۔آپ رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابہ کی صف میں شامل ہوکر اصحابی کاالنجوم کا شرف حاصل کرنے والے بزرگوں میں سے ایک تھے۔ مجھے مولانا عبدالکریم شرما کو وہاں دیکھنا یاد نہیں۔ شاید آپ اُس وقت مشرقی افریقہ، کینیا وغیرہ میں مصروفِ عمل ہوں۔ لیکن لندن میں ان کے ساتھ محبت کا تعلق پیدا ہوگیا۔آپ کے علمی ذوق کا علم بھی اِسی زمانہ میں ہوا جب کہ آپ سیکرٹری تبلیغ کے طور پر یو کے عاملہ کے ممتاز اراکین میں سے ایک تھے۔ آپ نے ایک بار ایک تبلیغ سیمینار سے متعلق مبلغین کو چند سوال بھجوائے تو مجھے ان کے تبحرِ علمی کا اندازہ ہوا۔ آپ ہمیشہ مرنجاں مرنج، چہرے پر معصوم مسکراہٹ اور نور کا ہالہ لیے ہوئے نظر آتے۔ خاکسار صرف دو باتیں اُن سے متعلق لکھ کر ثواب میں شریک ہونا چاہتا ہے۔

جامعہ احمدیہ ربوہ میں مجھ سے ایک سال سینئر مکرم محمد عیسیٰ مرحوم اسسٹنٹ پرائیوٹ سیکرٹری لندن نے ایک بار ان کے بارہ میں چند جملوں میں آپ کے تقویٰ اور سلسلہ کے مال کی حفاظت سے متعلق بتایا کہ ’’حضرت مولانا کی عجیب شان تھی۔ کینیا مشرقی افریقہ میں آپ مبلغ انچارج اور امیر جماعت تھے۔ بظاہر اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی شخص باز پرس نہیں کرسکتا تھا لیکن آپ محض للہ انتہائی تقویٰ اور خوفِ خدا کے ساتھ سلسلہ کے ایک ایک پیسہ کی حفاظت فرماتے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص آپ کو نذرانہ کے طور پر بھی کوئی نقدی وغیرہ دیتا تو آپ وہ بھی اپنی ذات پہ خرچ نہ کرتے اور اُس کی رسید کٹوا دیتے۔‘‘ لیکن دیکھیے! افریقہ سے ریٹائرمنٹ کے بعد خدا تعالیٰ نے کس طرح آپ کو نوازا اور دین و دنیا کی نعمتیں عطا فرمائیں۔ سچ ہے جو بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے وہاں وہاں سے نوازتا ہے کہ انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ۔مَا اَعۡظَمَ شَانَ اللّٰہ۔

دوسرا واقعہ میرے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ خاکسار ساؤتھ آل میں 16/17سال تک سلسلہ کے مبلغ کے طور پر کام کرتا رہا ہے۔یعنی (جون 1988ء تا ستمبر 2006ء) گو 1968ء تا 1970ء میں بھی خاکسار ساؤتھ آل میں کم و بیش ہر جمعہ پڑھانے آتا تھا اور احباب کے ساتھ ملاقات رہتی تھی گویا عملاً خاکسار ساؤتھ آل کا سب سے پہلا مربی سلسلہ تھا۔ خاکسار 1988ء میں Outer London ریجن کا مربی تھا۔ 28 جماعتیں خاکسار کی زیرِ نگرانی تھیں۔ان میں ایک جماعت Greenford کی تھی۔ یہاں کے ایک بہت عزیز دوست مکرم سلیم صاحب جن کی تین چھوٹی چھوٹی بیٹیاں تھیں۔مریم، لبنیٰ اور ایک اور، ماں باپ بیٹیوں کی تعلیم و تربیت اور انہیں احمدیت کی دولت سے مالا مال کرنے کے لیے دن رات کوشاں رہتے تھے۔ ماشاء اللہ مثالی خاندان تھا۔ایک دن سلیم صاحب مجھ سے وقت لے کر ایک دوست کو ملوانے کے لیے لائے۔ یہ صاحب Jainism (جین مت) کے سرکردہ لیڈروں میں سے تھے۔ یہاں تک کہ اس مذہب کے آئندہ سربراہ کے طور پر اِن کا نام تجویز ہو رہا تھا۔لیکن انہوں نے اس سے اِس بناء پر انکار کر دیا تھا کہ جین مت کا روحانی سربراہ ہمیشہ بے لباس رہتا ہے یعنی فطرتی لباس میں ملبوس رہنا اُس کے لیے لازمی ہے مراد یہ ہے کہ وہ ننگا رہ کر بھی اپنے نفس کو اس طرح مار دیتا ہے کہ جوان جہان بیٹیوں کے جھرمٹ میں بھی اُس کے نفسِ امارہ میں کوئی سِفلی تحریک نہیں ہوتی۔ رجولیت جو خدا تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک عظیم الشان صفت ہے وہ جین مت کے سربراہ میں سے کچلی جاتی ہے گویا وہ ہیجڑا بن جائے تو اسے اپنی معرفت اور بزرگی گمان کرتا ہے۔ انا للہ۔۔۔ خیر یہ جینی (جین مت کے ماننے والے) کہنے لگے کہ مجھے ننگا رہتے ہوئے اپنے آپ پر قابو نہیں تھا لہذا میں نے راہبری اور اِمامت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کے ساتھ چند ایک ملاقاتوں کے بعد خاکسار نے مکرم مولانا عبدالکریم شرما کو فون کر کے اپنے اِس نئے دوست (جینی) کا تعارف کروایا اور عرض کی کہ وہ اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ عبدالرحیم شرما رضی اللہ عنہ سابق کِشن لال ولد پنڈت رلیا رام ساکن بنوڑ پٹیالہ۔ کے قبولِ اسلام (احمدیت) کے واقعات سنائیں۔

خاکسار مقررہ تاریخ اور وقت پر حضرت مولانا کے مکان نزد مسجد فضل لنڈن پر مکرم سلیم صاحب اور جینی مہمان کو لے کر حاضر ہوا اور باتوں باتوں میں اُن سے سوال کیا کہ آپ کے خاندان میں احمدیت کیسے متعارف ہوئی۔ خاکسار نے اصحاب احمد جلد دہم میں ان کے والد بزرگوار کے قبولِ احمدیت کے ولولہ انگیز حالات کا مطالعہ کیا ہوا تھا لیکن حضرت مولانا کی زبان مبارک سے تقریباً ڈیڑھ، دو گھنٹے تک حالات سن کر میری یہ کیفیت تھی کہ دل چاہتا تھا کہ یہ مجلس کبھی ختم نہ ہو۔ گویا

یَا لَیۡلُ طُلۡ یَا نَوۡمُ زُلۡ

یَا شَمۡسُ قِفۡ لَا تَطۡلَعِ

والی کیفیت تھی۔ اُس جینی دوست کے بعد میں بھی ہمارے ساتھ تعلقات ہمیشہ اچھے رہے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ سلسلہ کو ہمیشہ مولانا عبدالکریم صاحب شرما ایسے بے لوث باوفا خدام بکثرت عطا فرمائے آمین۔اللھم آمین۔

جین مت کے بارہ میں احباب کی دلچسپی کے لیے چند باتیں ذیل میں تحریر کرتا ہوں۔

1. یہ ہندوستان کا ایک قدیمی مذہب ہے۔
2. ان کی تعلیم یہ ہے کہ ہمارے نفس کو دکھوں اور تکلیفوں سے آزادی کے حصول کی ضرورت ہے اور ہمیں ہر شخص کے آرام، سہولت اور ہماری کائنات کی صحت و ترقی کو امن اور سکون کی حاجت ہے۔
3. تمام جانور، پودے اور انسان زندہ روح رکھتے ہیں اس لیے کسی کو تکلیف اور دکھ نہیں پہنچانا چاہیے اور سب کے لیے دل میں احترام ہونا چاہیے اور سب کے لیے محبت اور شفقت ہونی چاہیے۔
4. یہ سختی سے جانوروں اور پرندوں کو ذبح کرنے کے خلاف ہیں۔ یہ Vegetarians ہیں۔
5. غربت اور سادگی سے زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے ہیں تا دنیا کے وسائل (Resources) سب کے کام آ سکیں اس لیے ان کے استعمال میں حتی الوسع احتیاط کی ضرورت ہے۔
6. یہ ہندوؤں کی مانند تناسخ پر ایمان رکھتے ہیں۔
7. یہ دیوتاؤں یا روحانی وجودوں پر ایمان نہیں رکھتے جو کبھی انسانوں کے کام آ سکیں۔
8. ان کے تین بنیادی اصول ہیں جو Three Jewels کہلاتے ہیں یعنی (1) صحیح اعتقاد (2) صحیح علم اور (3) صحیح اخلاق
9. ان کا سب سے اہم عقیدہ AHIMSA کہلاتا ہے۔یعنی کسی پر ظلم اور تشدد نہیں کرنا شاید اردو میں اِسے اَہنسا کہتے ہیں۔
10. ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ دنیا کے آراموں کے لیے آرام دہ چیزوں پر کم سے کم انحصار کرنا ضروری ہے یعنی Non attachment to possessions کو ترجیح دینی چاہیے۔ نیز جھوٹ نہیں بولنا، چوری نہیں کرنی اور رھبانیت اختیار کرنی چاہیے۔شادی بیاہ نہ کرنا ان کے ہاں ایک نیک عمل ہے۔
11. مہاویر (Mahavira) وہ شخص ہے جس نے موجودہ جین ازم کی ابتداء کی۔
12. مہاویر کی تعلیمات کو اور کتب کو Agamas کہتے ہیں۔
13. ان کے کوئی مھنت یا پادری یا مبلغ نہیں ہوتے البتہ ان میں خاص خاص مذہبی پر جوش افراد پائے جاتے ہیں جو سادھو اور ننز ((Monks and Nuns کہلاتے ہیں وہ شدید مشقتیں برداشت کر کے اور ریاضیاتِ شاقہ کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔
14. ان کی اکثریت ہندوستان میں رہتی ہے اور 2001ء کی مردم شماری کے مطابق وہاں بیالیس لاکھ جینز مقیم تھے۔ لیکن خیال ہے کہ مردم شماری میں ان میں سے بعض نے اپنے آپ کو ہندو کے طور پر رجسٹر کروایا تھا۔
15. برطانیہ میں اندازاً 25 ہزار جینز (Jeans) رہتے ہیں۔
16. ان کی خوراک کے بارہ میں تعلیم یہ ہے کہ اناج، پھلوں اور سبزیوں میں سے جو سبزیاں اور پھل وغیرہ مٹی ((Soil کے نیچے سے نکلتی ہیں وہ کھانی منع ہیں مثلاً آلو، شکرقندی، شلغم، مولی، کساوا، مونگ پھلی، پیاز، گاجر، لہسن وغیرہ۔ہاں جو زمین کے اوپر ہوں وہ جائز ہیں مثلاً گندم، جوار، جَو، ٹماٹر، مٹر، مکئی، بھنڈی، کدو، توریاں، بادام، اخروٹ، کیشو نٹس((Cashew Nuts سیب، اسٹرابیری، بلیک بیری، بیر، مشروم (کھمبی)، حلوا کدو، امرود، انار، خربوزہ، شہتوت، آلو بخارا، تربوز، آم، کھجور، مالٹے، سنگترے، ناشپاتی، تریں، دھنیا، پودینہ وغیرہ وغیرہ

قمر داؤد کھوکھر۔ آسٹریلیا

نبی کریم ﷺ کے بعض رؤیا اور تعبیر نبوی

نبی کریم ﷺ کے قرآن و احادیث میں مذکور رؤیا اور کشفی واقعات

قسط نمبر 2 و آخر

(تسلسل کے لیے دیکھیں شمارہ 23 اکتوبر 2021ء)

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت بریدہؓ بیان فرماتے تھے کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہؐ نے حضرت بلالؓ کو طلب فرمایا اور فرمایا: کس عمل کے ذریعہ تم نے جنت میں مجھ سے پیش روی اختیار کی ہے؟ کیونکہ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا ہوں تو تمہارے قدموں کی چاپ اپنے آگے سنی ہے۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نے جب بھی اذان دی ہے تو اس کے بعد دو رکعت نماز ضرور پڑھی ہے۔ اور جب بھی میرا وضو ٹوٹا ہے تو میں نے اسی وقت وضو کرلیا ہے اور میں نے اللہ کے لئے دو رکعت نماز پڑھنی ضروری سمجھی ہے۔ (یہ سن کر رسول اللہؐ نے) فرمایا اسی وجہ سے تم اس عظیم درجہ کو پہنچے ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب التطوع حدیث: 1250 بحوالہ ترمذی)

رؤیا نمبر 17: نبی کریمؐ کا خواب میں جنت میں حضرت حارثہ بن نعمانؓ کی تلاوت قرآن سننا

ام المومنین حضرت عائشہؓ بیان فرماتی تھیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں قرآن پڑھنے کی آواز سنی۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ تو (فرشتوں نے) بتایا کہ یہ حارثہ بن نعمانؓ ہیں۔ (پھر نبی کریمؐ نے فرمایا) نیکی کرنے کا ثواب اسی طرح ہے، نیکی کرنے کا ثواب اسی طرح ہے، وہ اپنی ماں کے ساتھ سب سے بڑھ کر نیک سلوک کیا کرتا تھا۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب البر والصلۃ حدیث 4707)

رؤیا نمبر 18: نبی کریمؐ کا خواب میں حضرت ابوطلحہؓ کی بیوی حضرت رمیصاءؓ کو جنت میں دیکھنا

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان فرماتے تھے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: میں (خواب میں) جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ابوطلحہؓ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا۔

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب مناقب عمر)

نوٹ: حضرت رمیصاءؓ بنت ملحان بن خالد حضرت ابوطلحہؓ زید بن سہل انصاری کی زوجہ تھیں جو خادم رسولؐ حضرت انسؓ بن مالک کی والدہ کے شوہر تھے۔ حضرت رمیصاءؓ اسلام سے قبل مالک بن نضر کی زوجیت میں تھیں۔ حضرت انسؓ انہی سے پیدا ہوئے۔ مالک بن نضر بحالت کفر قتل کر دیئے گئے۔ ان کے قتل کے بعد حضرت رمیصاء مسلمان ہوگئیں۔ حضرت ابوطلحہ نے ان کو شادی کا پیغام دیا، انہوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ حضرت رمیصاءؓ نے ان کے کفر کی وجہ سے رشتہ سے انکار کر دیا اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔ ابوطلحہؓ نے اسلام قبول کرلیا تو حضرت رمیصاءؓ نے ان سے کہا کہ اب میں تم سے شادی کرتی ہوں اور میرا حق مہر تمہارا قبول اسلام ہی ہو گا اور کچھ نہ لوں گی۔ حضرت رمیصاءؓ نبی کریمؐ کی رضاعی خالہ تھیں اور حضرت ام حرام بنت ملحانؓ کی بہن تھیں جن کا ذکر رؤیا نمبر 5 میں گزر چکا ہے۔

(بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح اسماء الرجال)

رؤیا نمبر 19: نبی کریمؐ کا خواب میں مسواک کرتے ہوئے دیکھنا

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ بیان فرماتے تھے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ (اسی اثناء میں) دو آدمی میرے پاس آئے۔ ایک اُن میں سے بڑا تھا اور ایک چھوٹا۔ میں نے چھوٹے آدمی کو مسواک دینا چاہی تو مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تو میں نے وہ مسواک بڑے کو دے دی۔

(صحیح بخاری کتاب الوضوء باب دفع السواک الی الاکبر۔ صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ المصابیح باب السواک حدیث نمبر: 354۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: 5648)

رؤیا نمبر 20: نبی کریمؐ کا خواب میں حوض کوثر دیکھنا

حضرت انسؓ بن مالک فرماتے تھے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا۔ اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو جبرئیلؑ نے بتایا کہ یہ کوثر ہے جو آپؐ کے رب نے آپؐ کو دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی یا اس کی خوشبو مشک جیسی تھی۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب فی الحوض)

رؤیا نمبر 21: نبی کریمؐ کا خواب میں فرشتوں کو دیکھنا جنہوں نے آپؐ کی مثال بیان کی

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ فرشتے نبی کریمؐ کے پاس اس وقت آئے جبکہ آپؐ سوئے ہوئے تھے۔ فرشتوں نے آپس میں کہا تمہارے اس صاحب (یعنی نبی کریمؐ) کے متعلق ایک مثال ہے اس کو ان کے سامنے بیان کرو۔ دوسرے فرشتوں نے کہا وہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض نے کہا بے شک آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل تو جاگتا ہے۔ پھر اس نے کہا ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور لوگوں کے کھانا کھانے کے لئے دسترخوان چنا اور پھر لوگوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ لہذا جس نے بلانے والے کی بات کو مان لیا وہ گھر میں داخل ہو گا اور کھانا کھائے گا۔ اور جس نے بلانے والے کی بات کو قبول نہ کیا وہ نہ گھر میں داخل ہو گا نہ کھانا کھائے گا۔ یہ سن کر فرشتوں نے کہا اس (مثال) کی ان کے لئے وضاحت کر دو تا کہ یہ سمجھ جائیں۔ بعض فرشتوں نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسروں نے کہا کہ بے شک آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل تو جاگتا ہے۔ پھر فرشتوں نے کہا گھر سے مراد جنت ہے اور بلانے والے سے مراد محمدؐ ہیں۔ جس نے محمدؐ کی فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمدؐ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور محمدؐ لوگوں کے ساتھ فرق کرنے والے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب، باب الاقتداء بالسنن)

حضرت جابرؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ ایک دن رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ جبرئیل میرے سر کے پاس اور میکائیل میرے قدموں کی طرف ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا ان کے لئے مثال بیان کرو۔ فرشتہ نے کہا اپنے کانوں کی سماعت سے سنو اور دل سے سمجھو۔ آپؐ اور آپؐ کی امت کی مثال ایک بادشاہ کی سی ہے جس نے ایک ڈیرہ بنایا اور اس میں ایک گھر بنایا اور اس گھر میں ایک دسترخوان لگوایا۔ پھر ایک شخص کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی طرف دعوت دے۔ ان (لوگوں) میں سے کچھ نے تو اس بلانے والے کی آواز کا جواب دیا اور کچھ نے نہ دیا۔ پس وہ بادشاہ تو اللہ ہے، ڈیرہ سے مراد اسلام ہے، گھر سے مراد جنت ہے اور اے محمدؐ آپ بلانے والے ہیں۔ جس نے آپؐ کی دعوت قبول کی وہ اسلام میں داخل ہو گیا، جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور وہ کچھ کھایا جو اس میں تھا۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب الاعتصام بالکتاب، حدیث نمبر: 153۔ مستدرک للحاکم۔ دلائل النبوۃ از امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقی (اردو ترجمہ) باب: 37، حدیث: 3 و 4، جلد: اول صفحہ: 282، دار الاشاعت کراچی، پاکستان مئی 2009ء)

رؤیا نمبر 22: نبی کریمؐ کا خواب میں لیلۃ القدر دیکھنا

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف فرمایا پھر آپ نے ایک ترکی خیمہ کے اندر درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنا سر مبارک (خیمہ سے) باہر نکال کر فرمایا کہ میں نے شب قدر کو تلاش کرنے کے لئے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا، پھر میں نے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، اس کے بعد میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں آتی ہے۔ لہٰذا جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے اسے چاہیئے کہ وہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے۔ اور مجھے خواب میں شب قدر کو متعین کر کے بتایا گیا مگر بعد میں اسے میرے ذہن سے محو کر دیا گیا۔ اور میں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اس کی صبح (یعنی لیلۃ القدر کی صبح) کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اور چونکہ میں یہ بھول گیا ہوں کہ وہ کون سی رات تھی، لہٰذا اسے (رمضان کے) آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ نیز لیلۃ القدر کو طاق راتوں میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ (جس رات کو نبی کریمؐ نے خواب دیکھا تھا) اس رات میں بارش ہوئی تھی۔ اور چونکہ مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی بنی ہوئی تھی اس لئے مسجد ٹپکی۔ چنانچہ میری آنکھوں نے دیکھا کہ اکیسویں شب کی صبح کو آنحضرتؐ کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان تھا۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصوم باب لیلۃ القدر، حدیث نمبر: 1985 بحوالہ صحیح مسلم۔ صحیح بخاری کتاب الصیام باب التماس لیلۃ القدر)

رؤیا نمبر 23: نبی کریمؐ کا خواب میں بنی امیہ کی حکومت دیکھنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بنی الحکم بن ابی العاص میرے منبر پر بندروں کی طرح اچھل کود رہے ہیں۔

مشہور تابعی سعید بن مسیّبؒ یہ روایت بیان کرتے تھے کہ نبی کریمؐ نے خواب میں بنی امیہ کو اپنے منبر پر دیکھا تو یہ بات آنحضرتؐ کو بری لگی۔ لہٰذا ان کی طرف وحی کی گئی کہ سوائے اس کے نہیں کہ یہ دنیا ہے جو ان کو دی گئی ہے۔ لہٰذا آپؐ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں۔

(دلائل النبوۃ از امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقی (اردو ترجمہ) باب: 202، حدیث: 1 و 3، جلد: 3 صفحہ: 320-321، دار الاشاعت کراچی، پاکستان مئی 2009ء)

رؤیا نمبر 24: نبی کریمؐ کا خواب میں سیاہ اور سفید بکری دیکھنا

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں نے (خواب میں) سیاہ بکریوں کی ایک بہت بڑی تعداد دیکھی جس میں

سفید بکریوں کی ایک کثیر تعداد داخل ہوگئی ہے۔ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہؐ! آپؐ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے؟ فرمایا اہل عجم تمہارے ساتھ تمہارے دین اور تمہاری نسلوں میں شامل ہو جائیں گے۔

(المستدرک للحاکم جلد 4 صفحہ 437)

حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ سیاہ بکری میرے پیچھے چل رہی ہے اس کے پیچھے سفید بکری آ گئی ہے حتی کہ اس کی سیاہی نظر نہیں آ رہی۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ! یہ عرب ہیں جو آپؐ کے پیچھے چل رہے ہیں پھر عجم ہیں جو اس کے پیچھے ہوں گے۔ حتی کہ وہ عرب ان میں نظر نہیں آ رہے۔ (یہ سن کر) نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جی ہاں! ایسے ہی اس کی تعبیر فرشتہ نے صبح کے وقت دی تھی۔

(دلائل النبوۃ از امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقیؒ (اردو ترجمہ) باب:139، حدیث 35، جلد:3 صفحہ: 218، دار الاشاعت کراچی، پاکستان مئی 2009ء)

رؤیا نمبر 25: نبی کریمؐ کا خواب میں دشمن اسلام ابوجہل کو بیعت کرتے ہوئے اور اسلام قبول کرتے ہوئے دیکھنا

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ابوجہل میرے پاس آیا ہے اور اس نے آ کر میری بیعت کی ہے۔ جب حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہؐ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی رؤیا سچی کر دکھائی ہے کہ خالدؓ نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ (یہ سن کر) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ شاید کوئی اَور ہو۔ یہاں تک کہ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل مسلمان ہو گئے۔

(المستدرک للحاکم باب رؤیا رسول اللہؐ عکرمۃ)

رؤیا نمبر 26: نبی کریمؐ کا خواب میں روشنی کا ستون دیکھنا

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے نیچے سے نور کا ایک ستون اٹھتے ہوئے دیکھا ہے جو شام میں جا کر ٹھہر گیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب ذکر الیمن والشام حدیث:6018)

حضرت ابو قلابہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا جیسے کہ ایک سونے والا خواب دیکھتا ہے اور میں نے دیکھا کہ فرشتے ایک کتاب کا ستون اٹھائے لئے جا رہے ہیں اور انہوں نے اسے لے جا کر شام میں رکھ دیا ہے۔ اس کی میں نے یہ تاویل کی ہے کہ جب فتنے ظاہر ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

(دلائل النبوۃ از امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقیؒ (اردو ترجمہ) باب:180، حدیث نمبر: 4 تا 7، جلد:3 صفحہ: 285، دار الاشاعت کراچی، پاکستان مئی 2009ء)

رؤیا نمبر 27: نبی کریمؐ کا خواب میں اپنے نواسے حضرت حسینؓ کا مقتل دیکھنا

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہؐ سونے کے لئے لیٹے تو (فوراً) بیدار ہو گئے اور کچھ پریشان تھے۔ پھر لیٹ گئے اور سو گئے۔ پھر جاگے تو حیران و پریشان تھے مگر پہلی بار سے کم پریشان تھے۔ پھر لیٹ گئے اور پھر جاگے تو آپؐ کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی تھی جسے الٹ پلٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ یہ کیسی مٹی ہے؟ آپؐ نے فرمایا مجھے جبرئیلؑ نے خبر دی ہے کہ یہ (یعنی حسین) سرزمین عراق میں قتل کیا جائے گا۔ میں نے جبرئیلؑ سے کہا کہ مجھے اس سرزمین کی مٹی دکھائیں جہاں وہ قتل ہوگا۔ پس یہ وہی مٹی ہے۔

(دلائل النبوۃ از امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقیؒ (اردو ترجمہ) باب:188، حدیث نمبر: 4،3،1، جلد:3 صفحہ: 298، دار الاشاعت کراچی، پاکستان مئی 2009ء۔ المستدرک للحاکم باب رؤیا قارورۃ دم الحسین و تربتہ۔)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ مکہ میں دوپہر کے وقت سوئے ہوئے تھے کہ فوراً بیدار ہو گئے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھا۔ گھر والوں نے پوچھا کہ یہ کیوں پڑھ رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور آپؐ کے ہاتھ میں ایک بوتل ہے جس میں خون ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس میں حسینؓ اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے جو میں صبح سے اکٹھا کر رہا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس خواب نے مجھے بتا دیا ہے کہ حسینؓ شہید ہو گئے ہیں۔ ابن عباسؓ بیان فرماتے تھے کہ اس وقت کو شمار کیا گیا تو اسی دن اور اسی وقت حضرت حسین شہید ہوئے تھے۔ امام ابن کثیرؒ نے 'البدایہ والنہایہ' میں اس حدیث کو صحیح السند اور قوی حدیث قرار دیا ہے۔

(دلائل النبوۃ از امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقیؒ (اردو ترجمہ) باب:188، حدیث نمبر: 6، جلد:3 صفحہ: 300، دار الاشاعت کراچی، پاکستان مئی 2009ء)

رؤیا نمبر 28: نبی کریمؐ کا خواب میں ورقہ بن نوفل کو سفید لباس میں دیکھنا

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ سے ورقہ بن نوفل کے انجام کے بارہ میں پوچھا گیا، حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ ورقہ نے آپؐ کی تصدیق کی تھی اور آپؐ کے ظہور سے پہلے وہ فوت ہو گئے تھے (یعنی اگر وہ آپؐ کے ظہور تک زندہ رہتے تو آپؐ کی تصدیق کرتے)۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے انہیں خواب میں سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکھا ہے، اگر وہ دوزخیوں میں سے ہوتے تو ان پر اس کے سوا کوئی اور لباس ہوتا۔

(جامع ترمذی باب ما جاء فی رؤیا النبی حدیث نمبر:2284 و 2288۔ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرؤیا حدیث نمبر: 4416)

رؤیا نمبر 29: نبی کریمؐ کا خواب میں تلوار ہلاتے دیکھنا

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی ہے اور وہ درمیان میں سے ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی تعبیر احد کی جنگ میں مسلمانوں کے نقصان کی صورت میں سامنے آئی۔ پھر میں نے اس تلوار کو دوبارہ ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی شکل میں ہوگئی۔ اس کی تعبیر (احد میں) مسلمانوں کی فتح اور ان کے اجتماع و اتفاق کی صورت میں سامنے آئی۔

(صحیح بخاری کتاب الرؤیا باب اذا ھز سیفاً)

رؤیا نمبر 30: نبی کریمؐ کا خواب میں حضرت ابراہیمؑ کو دیکھنا

حضرت سمرۃ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ رات (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے جو مجھے ایک لمبے قد والے آدمی کے پاس لے گئے۔ وہ اتنے لمبے تھے کہ میں ان کا سر نہیں دیکھ پاتا تھا۔ اور یہ ابراہیمؑ تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا)

رؤیا نمبر 31: نبی کریمؐ کا خواب میں حضرت موسیٰؑ کی امت کو دیکھنا

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ بیان فرماتے تھے کہ ایک دن نبی کریمؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے سامنے تمام امتیں لائی گئیں۔ اور میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت افق پر محیط ہے پھر مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰؑ ہیں اپنی قوم کے ساتھ۔

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب وفات موسیٰ)

رؤیا نمبر 32: نبی کریمؐ کا خواب میں شاہ حبشہ اصحمہ نجاشی کی وفات کی اطلاع پانا

امام بیہقیؒ نے یہ روایت درج کی ہے کہ جب نبی کریمؐ نے حضرت اُم سلمہؓ سے نکاح فرمایا تو فرمایا تھا کہ میں نے نجاشی کے پاس کئی اوقیہ کستوری اور پوشاک کا ہدیہ بھیجا تھا۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کا انتقال ہوگیا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ وہ ہدیہ عنقریب مجھے واپس لوٹا دیا جائے گا۔ اگر وہ مجھ پر لوٹا دیا گیا تو میں اس کو تم لوگوں (ازواج مطہرات) میں تقسیم کردوں گا۔

(دلائل النبوۃ از امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقیؒ (اردو ترجمہ) باب:155، حدیث 6، جلد:دوم، صفحہ: 531، دار الاشاعت کراچی، پاکستان مئی 2009ء)

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں صرف اتنی ہی روایت درج کی ہے کہ جس دن شاہ نجاشی کی وفات ہوئی تو رسول اللہؐ نے اسی دن اس کی وفات کی خبر دی تھی۔ پھر آپؐ عید گاہ کی طرف گئے، صحابہؓ نے صفیں بنائیں اور آپؐ نے (نماز جنازہ میں) چار تکبیرات کہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب الرجل ینعیٰ، باب الصفوف علی الجنازۃ، باب التکبیر علی الجنازۃ اربعاً)

رؤیا نمبر 33: نبی کریمؐ کا خواب میں قبل از وقت روزہ افطار کرنے والوں کا انجام دیکھنا

حضرت ابو امامہ باہلیؓ بیان فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے دونوں پہلوؤں میں بیٹھ گئے۔ پھر وہ مجھے لے کر ایک پہاڑ کی طرف آئے اور کہا آپؐ اس پر چڑھ جائیں۔ میں نے کہا میں ایسا نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا ہم آپ کے لئے اسے آسان کر دیں گے۔ پھر میں اس پہاڑ پر چڑھا تو میں نے خود کو پہاڑ پر پایا۔ یہاں بہت سی آوازوں کا شور تھا۔ میں نے پوچھا یہ کس قسم کی آوازیں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ اہل جہنم کے شور وغل کی آوازیں ہیں۔ پھر میں ان کے ساتھ آگے گیا تو وہاں کچھ لوگ نظر آئے جو اپنی ایڑیوں کے بل (الٹے) لٹکے ہوئے تھے۔ اور ان کی باچھیں (کلّے) چیرے ہوئے تھے اور ان سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزے کا وقت ختم ہونے سے پہلے افطاری کر لیا کرتے تھے۔

(الترغیب والترھیب لامام حافظ زکی الدین المنذری المتوفی 656 ہجری، کتاب الصوم باب الترھیب من افطار شیئ من رمضان من غیر عذر، حدیث نمبر:2 مجموعی حدیث نمبر: 1510)

رؤیا نمبر 34: نبی کریمؐ کا خواب میں اپنے امتیوں کے سولہ نیک اعمال کی جزا دیکھنا

امام سخاویؒ (المتوفی 904 ہجری) نے اپنی تصنیف 'القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع' میں اور امام قیم الجوزیؒ نے اپنی مشہور کتاب 'الروح' میں نبی کریمؐ کے ایک رؤیا کا ذکر اس طرح کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ عذاب قبر سے بچانے کے بارہ میں تشفی بجھانے والی ایک حدیث آئی ہے جسے ابوموسیٰ مدینیؒ اپنی کتاب 'الترغیب والترھیب' میں

عذاب قبر کی وضاحت کے لئے لائے ہیں۔فرج بن فضالہ ہلال ابو جبلہ وہ سعید بن مسیّبؒ سے اور وہ عبد الرحمن بن سمرةؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم مدینے کے ایک چبوترے پر جمع تھے کہ رحمة للعالمینؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہوکر فرمایا کہ کل رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ میں نے اپنے ایک اُمتی کو دیکھا کہ ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کے لئے اس کے پاس پہنچتے ہیں مگر ماں باپ کی اطاعت آ کر ملک الموت کو اس سے جدا کر دیتی ہے۔ ایک امتی کو دیکھا کہ شیطانوں نے اسے بوکھلاہٹ کا شکار کر رکھا ہے لیکن اللہ کا ذکر آ کر تمام شیطان اس سے بھگا دیتا ہے۔ ایک امتی کو دیکھا کہ اسے عذاب کے فرشتوں نے وحشی بنا رکھا ہے لیکن نماز آ کر اسے ان کے ہاتھوں سے چھڑا لیتی ہے۔ ایک امتی کو دیکھا جو پیاس سے بے چین تھا، جس حوض کے پاس جاتا دھکے دے دیا جاتا ہے اور بھگا دیا جاتا ہے مگر رمضان کے روزے آ کر اسے خوب سیراب ہو کر پانی پلاتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ انبیاءؑ اپنے اپنے حلقے باندھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ایک امتی کو دیکھا کہ وہ جس حلقے میں جاتا ہے تو اسے دھتکار دیا جاتا ہے لیکن اس کا غسل جنابت اس کا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس لا کر بٹھا دیتا ہے۔ ایک امتی کو دیکھا کہ اس کے چاروں طرف اوپر اور نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے وہ اس میں حیران و پریشان ہے لیکن اس کا حج اور عمرہ آ کر اسے اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیتا ہے۔ ایک امتی کو دیکھا کہ وہ آگ کے شعلوں اور انگاروں سے بچتا جا رہا ہے، اتنے میں اس کا صدقہ آ کر اس کے اور آگ کے درمیان کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کے سر پر سایہ بھی کر دیتا ہے۔ ایک امتی کو دیکھا کہ وہ مومنوں سے بات کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اس سے بات نہیں کرتا مگر اس کی صلہ رحمی آ کر کہتی ہے: مسلمانو! یہ صلہ رحمی میں پیش پیش رہتا تھا اس سے بولو۔ ایک امتی کو دیکھا کہ اسے جہنم کے فرشتوں نے پریشان کر رکھا ہے لیکن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آ کر اسے ان کے ہاتھوں سے چھڑا لیتا ہے اور رحمت کے فرشتوں میں داخل کر دیتا ہے۔ ایک امتی کو دیکھا کہ وہ دوزانو بیٹھا ہے اور اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ لٹکا ہے۔ لیکن اس کا حسن خلق آتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اللہ تعالیٰ کے پاس لے جاتا ہے۔ ایک امتی کو دیکھا کہ اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں طرف سے جاتا ہے لیکن اس کے پاس خوف الٰہی آ کر اس کا اعمال نامہ لے کر دائیں طرف رکھ دیتا ہے۔ ایک امتی کو دیکھا کہ اس کی تول ہلکی ہوگئی ہے لیکن اس کے پاس بچپن میں مرجانے والے بچے آتے ہی اور اس کا وزن بھاری کر دیتے ہیں۔ ایک امتی کو دیکھا کہ وہ جہنم کے کنارے کھڑا ہے لیکن اس کے پاس اللہ تعالیٰ سے امید آتی ہے اور اسے وہاں سے ہٹا لیتی ہے اور وہ چلا جاتا ہے۔ ایک امتی کو دیکھا کہ وہ آگ میں گر گیا ہے لیکن آنسو کا وہ قطرہ آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے گرا تھا اور اسے جہنم سے نکال لیتا ہے۔ ایک امتی کو دیکھا کہ پل صراط پر کھڑا ہوا اس طرح کانپ رہا ہے جیسے آندھی میں کھجور کا تنا ہلتا ہے لیکن اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن خیال (یعنی اللہ تعالیٰ کے بارہ میں نیک گمان رکھنا) آ کر اس کی کپکپاہٹ کو دور کر دیتا ہے۔ ایک امتی کو دیکھا کہ وہ پل صراط پر گھسٹ رہا ہے، کبھی گھسٹتا ہے اور کبھی لٹک جاتا ہے لیکن اس کی نماز آ کر اسے اس کے پیروں پر کھڑا کر دیتی ہے اور اسے بچالیتی ہے۔ اور ایک امتی کو دیکھا کہ جنت کے دروازوں پر پہنچ جاتا ہے مگر دروازے بند ہو جاتے ہیں لیکن کلمہ توحید آ کر دروازے کھلوا کر اسے جنت میں داخل کرا دیتا ہے۔

حافظ ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی حسن ہے۔ امام قیمؒ اس حدیث کو درج کر کے لکھتے ہیں کہ میں نے شیخ الاسلام (امام ابن تیمیہؒ) سے اس حدیث کی بڑائی سنی آپ نے فرمایا سنت کے اصول اس کی گواہی دیتے ہیں اور یہ بہترین احادیث میں سے ہے۔

(کتاب الروح از امام ابن قیمؒ اردو ترجمہ، شائع کردہ دوست ایسوسی ایٹس لاہور پاکستان صفحہ: 130-131)

(نوٹ از مرتب: امام قیمؒ نے اس مذکورہ بالا حدیث کو امام ابو موسیٰ مدینیؒ کی کتاب 'الترغیب والترھیب' کے حوالہ سے درج کیا ہے۔ 'الترغیب والترھیب' کے نام سے اور بھی بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں سب سے مشہور اور مروّج کتاب امام حافظ زکی الدین المنذریؒ التوفی 656 ہجری کی ہے باقی کتب اب معدوم ہو چکی ہیں۔)

اس حدیث کو امام طبرانی نے الکبیر میں، الدیلمی نے مسند الفردوس میں اور امام سخاویؒ (التوفی 904 ہجری) نے اپنی تصنیف 'القول البدیع في الصلوٰة علی الحبیب الشفیعؐ' میں درج کیا ہے۔ امام سخاویؒ یہ حدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ابو موسیٰ المدینی نے بھی 'الترغیب' میں ذکر کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث انتہائی حسن ہے۔ وہ مزید لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے بارہ میں عارف شیخ ابو ثابت محمد بن مالک الدیلمی اپنی کتاب 'اصول مذاھب العرفاء باللّٰہ' میں لکھتے ہیں کہ اہل حدیث کے نزدیک اگرچہ یہ حدیث غریب ہے مگر اس کا معنیٰ صحیح ہے اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے۔ اور اس حدیث کے بہت سے واقعات اور احوال ایسے ہیں کہ کشف کے ذریعہ ان کی صحت کا قطعی علم حاصل ہوا ہے۔

(القول البدیع فی الصلوٰة علی الحبیب الشفیعؐ از امام محمد بن عبد الرحمن السخاویؒ التوفی 904 ہجری، باب الثانی فی ثواب الصلوٰة علی رسول اللّٰہؐ حدیث نمبر: 25، صفحہ: 267-265، شائع کردہ مؤسسۃ الرّیّان المدینہ المنورہ 2002ء)

رؤیا نمبر 35: نبی کریمؐ کا خواب میں خزانوں اور فتنوں کو دیکھنا

ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ بیان فرماتی تھیں کہ ایک رات رسول اللہؐ گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا کہ اللہ کی ذات پاک ہے اللہ تعالیٰ نے کیا خزانے نازل کئے ہیں اور کتنے فتنے نازل کئے گئے ہیں۔ ان حجرہ والیوں (ازواج النبیؐ) کو کون بیدار کرے گا؟ آپؐ کی مراد ازواج مطہرات سے تھی کہ تا کہ وہ نماز پڑھیں۔ دنیا میں بہت سی کپڑے پہننے والیاں ہیں جو آخرت میں ننگی ہوں گی۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن باب لا یاتی زمان الا الذی بعدہ شر منہ)

رؤیا نمبر 36: نبی کریمؐ کا خواب میں عربوں کی تباہی کا نظارہ دیکھنا

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحشؓ بیان فرماتی تھیں کہ ایک رات رسول اللہؐ نیند سے بیدار ہوئے تو آپؐ کا چہرہ سرخ تھا اور فرما رہے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہلاکت اور بربادی ہو عرب کے لئے اس شر اور برائی کی وجہ سے جو قریب آ چکی ہے۔ آج یا جوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سا سوراخ کھل گیا ہے۔ آپؐ نے (وضاحت کے لئے) اپنی دو انگلیوں اور ان سے ملتی ہوئی انگلی کا حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسولؐ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں اس صورت میں جب برائی بڑھ جائے گی (تو ایسا بھی ہو جائے گا)۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن باب قول النبیؐ ویل للعرب۔ کتاب الانبیاء باب قصة یاجوج وماجوج۔ جامع ترمذی کتاب الفتن۔ سنن ابن ماجہ کتاب الفتن)

رؤیا نمبر 37: نبی کریمؐ کا خواب میں خانہ کعبہ کی تباہی کا نظارہ دیکھنا

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے کہ ایک حبشی چری ہوئی رانوں والا کعبہ کا ایک ایک پتھر اکھاڑ رہا ہے۔ رواہ البخاری۔

(تفسیر مظہری اردو، از قاضی محمد ثناء اللہ مجددی پانی پتی، متوفی: 1225 ہجری، جلد ہشتم، صفحہ: 65، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی 1999ئ، قاضی محمد ثناء اللہ مجددیؒ پانی پتی ہندوستان کے مشہور ولی حضرت مرزا مظہر جان جاناں، متوفی: 1195 ہجری، کے خلیفہ تھے)

(نوٹ: مذکورہ بالا روایت تفسیر مظہری میں صحیح بخاری کے حوالہ سے درج کی گئی ہے لیکن راقم کو یہ روایت صحیح بخاری میں نہیں مل سکی۔)

رؤیا نمبر 38: نبی کریمؐ کا خواب میں ابوجہل کے لئے جنت میں کھجور کا خوشہ دیکھنا

اُم المومنین حضرت ام سلمہؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہوئے بیان فرماتی تھیں کہ میں نے خواب میں ابوجہل کے لئے جنت میں کھجور کے درخت دیکھے ہیں۔ جب عکرمہؓ اسلام لائے تو نبی کریمؐ نے فرمایا کہ یہ تمہارے خواب کی تعبیر ہے۔

(مشکوٰة المصابیح، اکمال فی اسماء الرجال تذکرہ عکرمہؓ بن ابی جھل)

یہ خواب ابوجہل کے بیٹے حضرت عکرمہؓ کے قبول اسلام سے پورا ہوا۔ اس تعلق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ ابوجہل کے لئے مجھے بہشتی خوشہ انگور دیا گیا مگر اس پیشگوئی کا مصداق عکرمہؓ نکلا۔ جب تک خدا تعالیٰ نے تمام مراتب کسی پیشگوئی کے آپؐ پر نہ کھولے تب تک آپؐ نے اس کی کسی شق خاص کا کبھی دعویٰ نہ کیا۔

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 310)

رؤیا نمبر 39: نبی کریمؐ کو ایک فرشتہ کا وادی عقیق میں نماز پڑھنے کا حکم دینا

حضرت عمرؓ بیان فرماتے تھے کہ مجھ سے نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ایک رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے آنے والا آیا، آپؐ اس وقت وادی عقیق میں تھے۔ اور اس نے مجھے کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور کہیئے کہ میں عمرہ اور حج کی نیت کرتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب، باب ما ذکر النبیؐ وحض علی اتفاق)

رؤیا نمبر 40: نبی کریمؐ سے خواب میں ایک فرشتہ کا آپؐ اور آپؐ کی امت کی مثال بیان کرنا

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ پوچھا کرتے تھے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کو بیان کر دیتا۔ ایک دفعہ صبح کے وقت نبی کریمؐ نے اپنا خواب صحابہؓ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے، ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے قدموں کی جانب بیٹھ گیا۔ جو فرشتہ میرے قدموں کے پاس تھا اُس نے اُس فرشتے سے کہا جو میرے سر کے قریب تھا کہ ان کی اور ان کی امت کی کوئی مثال بیان کریں۔ اس نے کہا کہ ان کی اور ان کی امت کی مثال یہ ہے کہ جیسے کچھ مسافر اپنی منزل کے بالکل قریب ایک جنگل کے آغاز میں ہوں۔ ان کے پاس اتنا زادِ راہ نہ ہو جس سے وہ اس جنگل کو عبور کر سکیں اور نہ ہی وہ وہاں سے واپس جا سکتے ہوں۔ وہ ابھی اس مخمصہ میں ہوں کہ ان کے پاس ایک آدمی آئے وہ قیمتی جبہ زیب تن کئے ہوئے ہو، بالوں میں کنگھی کی ہوئی ہو اور وہ ان سے کہے

اگر میں تمہیں پھلدار باغ اور بھرے ہوئے چشموں تک پہنچا دوں (تو کیا) تم میرے پیچھے چلو گے؟ وہ لوگ کہیں گے جی بالکل۔ وہ ان کو ساتھ لے کر چل پڑے اور ان کو پھلدار باغات اور پانی سے بھرے حوضوں تک پہنچا دے، وہ وہاں سے خوب سیر ہو کر کھائیں اور پئیں۔ وہ آدمی ان سے کہے کہ کیا تم سے میری ملاقات تمہاری کسمپرسی کے عالم میں نہیں ہوئی؟ اور میں نے تمہیں کہا تھا کہ اگر میں تمہیں پھلدار باغات تک اور پانی سے بھرے چشموں تک لے جاؤں تو کیا تم میرے ساتھ چلو گے؟ تم نے کہا تھا جی بالکل چلیں گے۔ اس نے کہا تمہارے اگلے زمانے میں اس سے بھی زیادہ پھلدار باغات ہیں اور اس سے بھی زیادہ پانی سے بھرے چشمے ہیں، اس لئے تم میرے پیچھے چلو۔ تب ایک جماعت نے کہا اللہ کی قسم یہ سچ کہہ رہا ہے، ہم ضرور اس کے پیچھے چلیں گے۔ اور ایک جماعت نے کہا ہم تو انہیں باغات پر راضی ہیں ہم تو یہیں رہیں گے۔

(المستدرک للحاکم، کتاب تعبیر الرؤیا حدیث نمبر:8200۔مسند احمد بن حنبل۔ الطبرانی الکبیر)

یہ حدیث نقل کر کے امام حاکم لکھتے ہیں کہ یہ حدیث امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخینؒ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4: نبی کریمؐ کے بعض کشفی واقعات

نبی کریمؐ کے بعض کشفی واقعات کے ذکر سے قبل کشف کا مفہوم سمجھ لینا ضروری ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشف کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں ’’جب سماع کے ذریعہ کوئی خبر دی جاتی ہے تو اسے وحی کہتے ہیں اور جب رؤیت کے ذریعہ سے کچھ بتلایا جاوے تو اسے کشف کہتے ہیں۔ اسی طرح میں نے دیکھا ہے کہ بعض وقت ایک ایسا امر ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا تعلق صرف قوت شامہ سے ہوتا ہے مگر اس کا نام نہیں رکھ سکتے جیسے یوسفؑ کی نسبت حضرت یعقوبؑ کو خوشبو آئی تھی اِنِّیۡ لَاَجِدُ رِیۡحَ یُوۡسُفَ لَوۡلَاۤ اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ اور کبھی ایک امر ایسا ہوتا ہے کہ جسم اسے محسوس کرتا ہے گویا کہ حواس خمسہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنی باتیں اظہار کرتا ہے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد: 4 صفحہ: 115)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں ’’کشف کیا ہے یہ رؤیا کا ایک اعلیٰ مقام اور مرتبہ ہے۔ اس کی ابتدائی حالت کہ جس میں غَیبت کی حس ہوتی ہے صرف اس کو خواب (رؤیا) کہتے ہیں جسم بالکل معطل بیکار ہوتا ہے اور حواس کا ظاہری فعل بالکل ساکت ہوتا ہے۔ لیکن کشف میں دوسرے حواس کی غَیبت نہیں ہوتی۔ بیداری کے عالم میں انسان وہ کچھ دیکھتا ہے جو کہ وہ نیند کی حالت میں حواس کے معطل ہونے کے عالم میں دیکھتا تھا۔ کشف اسے کہتے ہیں کہ انسان پر بیداری کے عالم میں ایک ایسی ربودگی طاری ہو کہ وہ سب کچھ جانتا بھی ہو اور حواس خمسہ اس کے کام بھی کر رہے ہوں اور ایک ایسی ہوا چلے کہ نئے حواس اسے مل جاویں جن سے وہ عالم غیب کے نظارے دیکھ لے۔ وہ حواس مختلف طور سے ملتے ہیں، کبھی بصر میں، کبھی شامہ (سونگھنے) میں، کبھی سمع میں۔ شامہ میں اسی طرح جیسے کہ حضرت یوسفؑ کے والد نے کہا اِنِّیۡ لَاَجِدُ رِیۡحَ یُوۡسُفَ لَوۡلَاۤ اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ (کہ مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا)، اس سے مراد وہی نئے حواس ہیں جو کہ یعقوبؑ کو اس وقت حاصل ہوئے اور انہوں نے معلوم کیا کہ یوسفؑ زندہ موجود ہے اور ملنے والا ہے۔ اس خوشبو کو دوسرے پاس والے نہ سونگھ سکے کیونکہ ان کو وہ حواس نہ ملے تھے جو کہ یعقوبؑ کو ملے، جیسے گڑ سے شکر بنتی ہے اور شکر سے کھانڈ اور کھانڈ سے اور دوسری شیرینیاں لطیف در لطیف بنتی ہیں ایسے ہی رؤیا کی حالت ترقی کرتی کرتی کشف کا رنگ اختیار کرتی ہے اور جب وہ بہت صفائی پر آجاوے تو اس کا نام کشف ہوتا ہے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد: 4 صفحہ 115۔ 116)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اَور مقام پر مزید فرماتے ہیں ’’وحی کئی قسم کی ہے۔ عادت اللہ ہے کہ جب وہ سماع پر موقوف ہو تو اسے وحی کہتے ہیں۔ رؤیت کے متعلق ہو تو اس کو کشف کہتے ہیں۔ ایک قوت شامہ سے ہوتی ہے جیسے اِنِّیۡ لَاَجِدُ رِیۡحَ یُوۡسُفَ۔ کبھی قوت حاسہ سے بھی ہوتی ہے۔ غرض تمام حواس خمسہ سے وحی ہوتی ہے اور ملہم کو قبل از وقت بذریہ وحی ان باتوں کی اطلاع دی جاتی ہے۔ مثنوی رومی میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک دفعہ چند قیدی آنحضرتؐ کے پاس پا بجولاں آئے ان قیدیوں نے خیال کیا کہ آنحضرتؐ اس حالت میں دیکھ کر بہت خوش ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں یہ خیال تمہارا غلط ہے جس وقت تم لوگ گھوڑوں پر سوار اور ناز ونعمت میں بآرام چلتے تھے میں تو اس وقت تمہیں پا بہ زنجیر دیکھ رہا تھا اب مجھے تمہارے دیکھنے کی کیا خوشی ہے؟ پھر مطلب یہ کہ الہام کے ساتھ عموماً کشوف بھی ہوا کرتے ہیں۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد: 4 صفحہ: 119۔ 120)

1: نبی کریمؐ کا کشفاً جنت اور جہنم کو دیکھنا

حضرت عمرانؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں کے رہنے والے اکثر غریب لوگ تھے۔ اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو ان میں اکثر عورتیں تھیں۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار)

حضرت اسامہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں داخل ہونے والے اکثر مسکین و محتاج اور محنت مزدوری کرنے والے لوگ تھے۔ اہل جہنم کے سوا جنہیں جہنم میں لے جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور میں نے جہنم کے دروازہ پر کھڑے ہو کر دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والی اکثر عورتیں تھیں۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار)

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا تھا جب مدینہ میں ایک دن سورج کو گرہن لگا اور نبی کریمؐ نے نماز خسوف با جماعت پڑھائی تھی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو نبی کریمؐ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان میں گرہن کسی کی موت یا کسی کی حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنی جگہ سے بڑھ کر کوئی چیز لی ہے اور پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے۔ (اس پر) آپؐ نے فرمایا کہ مجھے جنت دکھلائی گئی (یا میں نے جنت دیکھی تھی)۔ میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اور اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے۔ اور مجھے دوزخ دکھلائی گئی۔ آج کا اس سے زیادہ ہیبتناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ایسا کیوں ہے تو آپؐ نے فرمایا کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں وہ (اپنے) شوہر کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ اور (اس کا) احسان نہیں مانتیں۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب کفران العشیر، کتاب النکاح باب کفران العشیر)

2: نبی کریمؐ کا کشفاً نماز کے دوران جنت وجہنم کا نظارہ فرمانا

حضرت انسؓ بیان فرماتے تھے کہ ایک دن رسول اللہؐ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی تو مجھے جنت اور دوزخ متمثل صورت میں اس دیوار پر دکھائی گئیں۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب من اجاب الفتیا۔ کتاب الوضوء باب من لم یتوضا۔ کتاب الرقاق باب القصد والمداومة)

3: نبی کریمؐ کا کشفاً قبروں میں مدفون دو افراد کو ملنے والے عذاب کا نظارہ فرمانا

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریمؐ مکہ یا مدینہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں آپؐ نے دو شخصوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا شخص چغل خور تھا۔ پھر آپؐ نے کھجور کی ایک ٹہنی منگوائی اور اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ایک ایک ٹکڑا اُن کی قبروں پر لگا دیا۔ لوگوں نے آپؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ یہ آپؐ نے کس لئے کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تا کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک ہوں ان پر سے عذاب کم کر دیا جائے۔

(صحیح بخاری کتاب الوضوء باب من الکبائر، باب ماجاء فی غسل البول، کتاب الجنائز باب الجرید علی القبر)

4: نبی کریمؐ کا کشفاً بیت المقدس کو دیکھنا

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان فرماتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا (واقعہ معراج کے سلسلہ میں) تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے ظاہر کر دیا اور میں اس کی تمام جزئیات اسے دیکھ دیکھ کر قریش کو بتانے لگا۔

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب: حدیث الاسرائ)

5: نبی کریمؐ کا سفر طائف کے دوران کشفاً جبریلؑ اور دو فرشتوں کو دیکھنا

ام المومنین حضرت عائشہؓ بیان فرماتی تھیں کہ ایک دفعہ انہوں نے نبی کریمؐ سے یہ پوچھا تھا کہ کیا آپؐ پر کوئی دن احد کے دن سے بھی زیادہ سخت گزرا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کی طرف سے میں نے کتنی ہی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس سارے دور میں یوم عقبہ کا واقعہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا۔ یہ وہ موقعہ ہے جب میں نے (طائف کے سردار) ابن عبد یالیل بن عبد کلال کی پناہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ لیکن اس نے میرے مطالبہ کو رد کر دیا تھا۔ میں وہاں سے انتہائی رنجیدہ اور ملول واپس ہوا۔ پھر جب میں قرن الثعالب پہنچا تب میرا غم کچھ ہلکا ہوا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ ایک بادل ہے جس نے مجھ پر سایا کیا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ جبریلؑ اس میں موجود ہیں انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے بارہ میں آپؐ کی قوم کی باتیں سن چکا ہے اور جو انہوں نے رد کر دیا ہے وہ بھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے پاس پہاڑوں کے

فرشتے کو بھیجا ہے آپ ان (طائف والوں) کے بارہ میں جو چاہیں اس کا حکم دیجئے۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، مجھے سلام کیا اور کہا اے محمدؐ! پھر انہوں نے مجھے وہی بات کہی جو جبریلؑ نے کہی تھی۔ اگر آپ چاہیں تو اَخشبین (مکہ کے دو پہاڑ) ان پر لا کر گرا دوں؟ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی صلب سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب اذا قال احدکم آمین)

(نوٹ از مرتب: مذکورہ بالا حدیث میں اخشبین کا لفظ آیا ہے اس سے مراد مکہ کے دو پہاڑ ہیں؛ جبل ابوقبیس اور قیقعان یا جبل احمر)

6: نبی کریمؐ کے پاس مسجد میں جبریلؑ کا تشریف لانا اور دین کی بنیادی باتیں سکھانا

کتب حدیث میں حدیث جبریلؑ کو اصول دین کے بیان میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں کتب حدیث میں موجود ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے اس حدیث کو اپنے اس مجموعہ حدیث کی سب سے پہلی کتاب، کتاب الایمان میں سب سے پہلے اسی حدیث کو درج فرمایا ہے۔ اس حدیث میں حضرت جبریلؑ نے صحابہ رسولؐ کی موجودگی میں رسول اللہؐ سے چار سوال پوچھے تھے۔ اول یہ کہ مجھے اسلام کے بارہ میں خبر دیجئے، دوم یہ کہ مجھے ایمان کے بارہ میں خبر دیں، تیسرے یہ کہ مجھے احسان کے بارہ میں بتائیں اور چہارم یہ کہ قیامت کے متعلق مجھے بتایئے۔ جب رسول اللہؐ نے ان باتوں کا جواب بتا دیا تو آپؐ نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ جبریلؑ تھے جو تمہارے پاس تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

حضرت عمر ابن الخطابؓ بیان فرماتے تھے کہ ایک دن ہم (صحابہؓ) رسول اللہؐ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص ہمارے درمیان آیا جس کا لباس نہایت صاف ستھرے اور سفید کپڑوں پر مشتمل تھا اور جس کے بال نہایت سیاہ (اور چمکدار) تھے۔ اس شخص پر نہ تو سفر کی کوئی علامت تھی اور نہ ہم سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ شخص نبی کریمؐ کے اتنے قریب آ کر بیٹھا کہ آپؐ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا لیے اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا اے محمدؐ! مجھ کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمائیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ تو نماز پڑھے، زکوٰۃ دے، رمضان کے روزے رکھے اور اگر تجھے سفر کی طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔ اس پر اس شخص نے کہا آپؐ بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ (حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ) ہمیں تعجب ہوا کہ یہ شخص خود ہی پوچھتا بھی ہے اور خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا ایمان کے متعلق کچھ بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ کو ایک مانے اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یوم آخرت اور قدر خیر اور قدر شر پر یقین رکھے۔ اس پر اس نے کہا آپؐ ٹھیک کہتے ہیں۔ پھر اس نے کہا مجھے احسان کے متعلق کچھ بتائیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تجھے یہ درجہ حاصل نہیں تو کم از کم یہ خیال رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے قیامت کی گھڑی کے متعلق کچھ بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس کے بعد اس نے کہا مجھے اس کی علامات ہی بتا دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ آثار قیامت میں سے ایک یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔ اور تو ننگے پاؤں والے، ننگے جسم والے بھوک کے مارے بکریاں چرانے والے لوگوں کو بڑی بڑی اونچی عمارتیں بناتے دیکھے گا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا، میں کچھ دیر اسی تعجب میں رہا کہ نبی کریمؐ نے خود ہی مجھ سے پوچھا کہ اے عمر! تمہیں معلوم ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ جبرئیل تھے جو تم لوگوں کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

صحیح بخاری کی روایت میں آخری بات یہ درج ہے کہ اس کے بعد وہ شخص واپس چلا گیا۔ تو آپؐ نے (صحابہؓ سے) فرمایا اسے واپس لاؤ۔ تو صحابہؓ نے وہاں کسی کو نہ پایا۔ تب آپؐ نے فرمایا یہ جبرئیل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

(جامع ترمذی کتاب الایمان باب فی وصف جبریل النبیؐ۔ صحیح بخاری کتاب الایمان باب سؤال جبریل النبیؐ۔ صحیح مسلم کتاب الایمان۔ سنن نسائی کتاب الایمان و شرائعہ)

7: نبی کریمؐ کا حضرت جبریلؑ کو زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھنا

حضرت جابر بن عبد اللہؓ انصاری بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں ایک بار جا رہا تھا کہ اچانک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی میں نے آنکھ اٹھائی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ ہے جو حراء میں میرے پاس آیا تھا زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ (یہ دیکھ کر) مجھ پر ایک دہشت طاری ہوگئی اور میں (گھر واپس) لوٹ آیا اور میں نے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو، مجھے کپڑا اوڑھا دو اور انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیتیں) نازل فرمائیں يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ......

(صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی، کتاب التفسیر باب و ثیابک فطھر، باب وربک فکبر، باب قولہ والرجز فاہجر)

8: نبی کریمؐ کا غزوہ احزاب (خندق) میں ایک چٹان پر تین ضربات کے وقت فتوحات اسلامیہ کے تین کشفی نظارے دیکھنا

غزوہ احزاب یا جنگ خندق شوال 5 ہجری میں پیش آیا تھا۔ اس جنگ کے لئے عرب کے سب قبائل اکٹھے ہو کر اسلام کے خلاف صف آراء ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر اس لشکر عظیم کا مقابلہ کرنے کے لئے نبی کریمؐ کے صحابی حضرت سلمان الفارسیؓ نے جنگی حکمت عملی کے لئے اور دفاعی نکتہ نگاہ سے خندق کھودنے کی تجویز دی جو قبول ہوئی۔ اور اسلامی لشکر نے رسول اللہؐ کی رہنمائی میں یہ خندق کھودی۔ حضرت ابوسکینہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریمؐ نے خندق کھودنے کا حکم فرمایا تو سامنے ایک بہت بڑا پتھر حائل ہوگیا، جس نے صحابہ کرامؓ کو خندق کی کھدائی سے روک دیا۔ رسول اللہؐ کدال لے کر کھڑے ہوئے اور اپنی چادر خندق کی ایک جانب رکھ دی اور آپؐ نے پڑھا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (الانعام: 116)۔ یہ پڑھتے ہی اس پتھر کا ایک تہائی گر پڑا۔ حضرت سلمان فارسیؓ کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ آپؐ کی پہلی ہی ضرب سے ایک بجلی سی چمکی۔ پھر آپؐ نے دوسری ضرب لگائی اور پڑھا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (الانعام: 116)۔ یہ پڑھتے ہی اس پتھر کا دوسرا تہائی گر پڑا اور ایک بجلی سی چمکی جس کو حضرت سلمان فارسیؓ نے دیکھا۔ پھر آپؐ نے تیسری ضرب لگائی اور پڑھا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (الانعام: 116)۔ یہ پڑھتے ہی اس پتھر کا باقی تہائی ٹکڑا بھی گر پڑا۔ رسول اللہؐ خندق سے باہر تشریف لے آئے، اپنی چادر لی اور بیٹھ گئے۔ حضرت سلمانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نے دیکھا کہ آپؐ کی کوئی ضرب ایسی نہیں تھی جس کے ساتھ بجلی چمکتی ہوئی دکھائی نہ دی ہو۔ آپؐ نے فرمایا اے سلمان کیا تم نے یہ چمک دیکھ لی؟ حضرت سلمانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا ہے ہاں دیکھ لی۔ آپؐ نے فرمایا جب میں نے پہلی ضرب لگائی تو میرے لئے کسریٰ کے شہر اور اس کا ماحول اور بہت سے شہر واضح کر دیئے گئے یہاں تک کہ میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ آپؐ کے بعض اصحابؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! اللہ سے دعا کیجئے کہ ان شہروں کو اللہ ہمارے ہاتھوں فتح کرائے اور ان کی اولاد ہمارا مال غنیمت ہوں اور ان کا شہر ہمارے ہاتھوں تباہ ہو جائے۔ چنانچہ آپؐ نے اس کی دعا فرمائی۔ پھر آپؐ نے فرمایا پھر میں نے دوسری ضرب لگائی تو میرے لئے قیصر کے شہر اور اس کا ماحول واضح کر دیا گیا یہاں تک کہ میں نے انہیں اپنی آنکھ سے دیکھ لیا۔ صحابہؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! اللہ سے دعا کیجئے کہ ان شہروں کو اللہ ہمارے ہاتھوں فتح کرائے اور ان کی اولاد ہمارا مال غنیمت ہوں اور ان کا شہر ہمارے ہاتھوں تباہ ہو جائے۔ چنانچہ آپؐ نے اس کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد پھر آپؐ نے فرمایا میں نے تیسری ضرب لگائی تو میرے لئے حبشہ کے شہر اور اس کے آس پاس کی آبادیاں ظاہر کر دی گئیں یہاں تک کہ میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

(سنن نسائی کتاب الجہاد، حدیث: 3176۔ صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق)

ایک دوسری روایت جو حضرت مرزا بشیر احمدؓ نے 'سیرت خاتم النبیین' میں درج فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ خندق کھودتے کھودتے ایک جگہ سے ایک پتھر نکلا جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہ آتا تھا اور صحابہؓ کا یہ حال تھا کہ وہ تین دن کے مسلسل فاقہ سے سخت نڈھال ہو رہے تھے۔ آخر تنگ آ کر وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک پتھر ہے جو ٹوٹنے میں نہیں آتا۔ اس وقت آپؐ کا بھی یہ حال تھا کہ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا مگر آپؐ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور ایک کدال لے کر اللہ کا نام لیتے ہوئے اس پتھر پر ماری۔ لوہے کے لگنے سے پتھر میں سے ایک شعلہ نکلا جس پر آپؐ نے زور کے ساتھ اللہ اکبر کہا۔ اور فرمایا کہ مجھے مملکت شام کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ اور خدا کی قسم اس وقت شام کے سرخ محلات میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اس ضرب سے وہ پتھر کسی قدر شکستہ ہوگیا۔ دوسری دفعہ آپؐ نے پھر اللہ کا نام لے کر کدال چلائی اور پھر ایک شعلہ نکلا جس پر آپؐ نے پھر اللہ اکبر کہا اور فرمایا اس دفعہ مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مدائن کے سفید محلات مجھے نظر آ رہے ہیں۔ اس دفعہ پتھر کسی قدر زیادہ شکستہ ہوگیا۔ تیسری دفعہ آپؐ نے پھر کدال ماری جس کے نتیجہ میں پھر ایک شعلہ نکلا اور آپؐ نے پھر اللہ اکبر کہا اور فرمایا اب مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ اور خدا کی

قسم صنعاء کے دروازے مجھے دکھائے جا رہے ہیں۔ اس دفعہ وہ پتھر بالکل شکستہ ہو کر اپنی جگہ سے گر گیا۔

(سیرت خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صفحہ:577، ایڈیشن 1996ء۔ دلائل النبوۃ از امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقی (اردو ترجمہ) باب:66، حدیث: 2 تا 4، جلد دوم صفحہ: 277-274، دار الاشاعت کراچی، پاکستان مئی 2009ء)

9: نبی کریمؐ کا منبر بننے کے بعد کشفاً ستون سے رونے کی آواز کا سننا

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان فرماتے تھے کہ ایک تنا تھا جس پر نبی کریمؐ (خطبہ کے دوران) سہارا لیا کرتے تھے۔ جب آپؐ کے لئے منبر بن گیا (اور آپؐ نے اس پر سہارا نہ لیا) تو ہم نے اس سے قریب الولادت اونٹنی کے سے رونے کی آواز سنی۔ پھر نبی کریمؐ نے منبر سے اتر کر اپنا دست مبارک اس پر رکھا۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الخطبۃ علی المنبر)

یہ مذکورہ روایت حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مختلف الفاظ میں مروی ہے۔ یہ کشفی نظارہ صرف نبی کریمؐ تک محدود نہ تھا بلکہ جو صحابہؓ اس جمعہ پر حاضر تھے انہوں نے بھی یہ کشفی منظر دیکھا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کھجور کے تنے سے بچوں کی طرح رونے کی آواز آنے لگی۔ نبی کریمؐ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اسے اپنے آپ سے لگایا جس طرح بچوں کو چپ کروانے کے لئے کیا جاتا ہے اسے اسی طرح چپ کرایا۔ اور پھر فرمایا کہ یہ تنا اس لئے رو رہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس ذکر کو سنتا تھا جو اس کے قریب ہوا کرتا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

(امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقیؒ نے اپنی تصنیف 'دلائل النبوۃ' میں اس تعلق میں اٹھارہ مختلف روایات کو جمع کیا ہے۔ ملاحظہ ہو دلائل النبوۃ از امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقی (اردو ترجمہ) باب:110، حدیث: 1 تا 18، جلد اول صفحہ: 585-581، دارالاشاعت کراچی، پاکستان مئی 2009ء)

10: نبی کریمؐ کے سامنے کشفاً آپؐ کی امت کے نیک و بد اعمال کا پیش کیا جانا

حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے میری امت کے نیک و بد اعمال پیش کئے گئے۔ میں نے اس کے نیک اعمال میں تو راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا پایا اور برے اعمال میں مسجد کے اندر تھوکنا دیکھا جس کو دبایا نہ گیا ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصلوٰۃ باب المساجد حدیث نمبر:657)

حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے میری امت کے نیک اعمال پیش کئے گئے جن پر اجر و ثواب ملتا ہے، یہاں تک کہ وہ کوڑا کرکٹ بھی پیش کیا گیا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے۔ اور میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا گناہ کوئی اور نہ دیکھا کہ قرآن کی کوئی سورت یا قرآن کی کسی آیت کا علم کسی بندے کو دیا گیا ہو اور پھر وہ بندہ اسے بھول گیا ہو۔

(الترغیب والترہیب لامام حافظ زکی الدین المنذری المتوفی 656 ہجری، کتاب الصلوۃ باب الترغیب فی تنظیف المساجد، حدیث: 6 مجموعی حدیث نمبر: 429۔ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصلوٰۃ باب المساجد حدیث نمبر: 667)

11: نبی کریمؐ کا کشفاً ایک ایسے فرشتہ کو دیکھنا جو اس سے پہلے کبھی نازل نہ ہوا تھا

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) جب حضرت جبریلؑ نبی کریمؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے اوپر کی طرف دروازہ کھلنے کی سی آواز سنی، چنانچہ انہوں نے اپنا سر اوپر اٹھا لیا اور کہا کہ یہ آسمان کا دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ تب اس دروازہ سے ایک فرشتہ اترا۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔ پھر اس فرشتے نے (نبی کریمؐ کو) سلام کیا اور کہا کہ خوشخبری ہو کہ آپؐ کو وہ دو نور عطا کئے گئے ہیں جو آپؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ اور وہ سورۃ الفاتحہ اور سورہ بقرہ کا آخری حصہ (دو آیات) ہیں۔ آپؐ اس کا جو حرف بھی پڑھیں گے اس کا آپؐ کو اجر و ثواب ملے گا یا آپؐ کی دعا قبول کی جائے گی۔

(سنن نسائی کتاب الافتتاح حدیث نمبر: 912۔ مشکوٰۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر: 2021 بحوالہ صحیح مسلم)

12: نبی کریمؐ کا کشفاً بعض قبروں سے قبر والوں کو ملنے والے عذاب کا سننا

حضرت زید بن ثابتؓ بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ بنو نجار کے ایک باغ کے پاس تھے آپؐ ایک خچر پر سوار تھے کہ اچانک خچر بدک گیا اور قریب تھا کہ آپؐ کو گرا دے۔ وہاں پانچ چھ قبریں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کسی کو ان قبر والوں کا علم ہے؟ ایک شخص نے کہا میں جانتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کب مرے تھے؟ اس شخص نے بتایا کہ یہ (حالت) شرک میں مرے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ امت قبروں میں آزمائی جاتی ہے۔ اگر مجھ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم (مردوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں ضرور اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو بھی عذاب قبر کی (اس آواز) کو سنا دے جس کو میں سن رہا ہوں۔ اس کے بعد آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں! آپؐ نے فرمایا قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو صحابہؓ نے فرمایا عذاب قبر سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں! آپؐ نے فرمایا ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہؓ نے فرمایا ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں! آپؐ نے فرمایا دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہؓ نے فرمایا ہم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب اثبات عذاب القبر حدیث نمبر: 121)

13: نبی کریمؐ کے لئے حضرت سعد بن معاذؓ کی وفات پر بعض کشفی امور کا ظہور

حضرت جابرؓ بیان فرماتے تھے کہ ہم حضرت سعد بن معاذؓ کی وفات کے بعد رسول اللہؐ کے ہمراہ ان کے جنازے پر گئے۔ جب آنحضرتؐ نماز جنازہ ادا فرما چکے حضرت سعدؓ کو قبر میں اتار کر قبر کی مٹی برابر کر دی گئی تو رسول اللہؐ نے کچھ دیر تک تسبیح پڑھی اور ہم نے بھی تسبیح پڑھی۔ پھر آپؐ نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی۔ (اس پر) رسول اللہؐ سے پوچھا گیا کہ آپؐ نے تسبیح اور تکبیر کیوں پڑھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس بندہ صالح پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے (ہماری تسبیح اور تکبیر سے) اسے کشادہ کر دیا۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب اثبات عذاب القبر حدیث نمبر: 127)

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ بیان فرماتے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ (یعنی سعد ابن معاذؓ) وہ شخص ہے کہ جس کے لئے عرش نے حرکت کی اور ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور ستر ہزار فرشتے (ان کے جنازہ کے لئے) حاضر ہوئے۔ ان کی قبر تنگ ہو گئی پھر یہ تنگی دور ہو گئی۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب اثبات عذاب القبر حدیث نمبر: 128)

صحیح بخاری میں حضرت سعد بن معاذؓ کے مناقب کی روایت میں صرف اتنا ہی ذکر ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ سعد بن معاذؓ کی وفات پر رحمان کا عرش لرز گیا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب مناقب سعد بن معاذؓ)

14: نبی کریمؐ کا کشفاً امت میں برپا ہونے والے فتنوں کو دیکھنا

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان فرماتے تھے کہ نبی کریمؐ مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا کہ میں جو کچھ دیکھتا ہوں تم بھی دیکھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تمہارے گھروں کے درمیان اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش برستی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن باب قول النبیؐ ویل للعرب)

15: نبی کریمؐ کے اپنے مقام سے متعلق ایک کشفی نظارہ

حضرت ابو ذر غفاریؓ بیان فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے یہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ آپؐ کو اپنے نبی ہونے کا علم کیسے ہوا کہ آپؐ کو اپنے نبی ہونے کا یقین ہو گیا؟ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابو ذر میں مکہ کی ایک وادی میں تھا کہ دو فرشتے آئے۔ ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا رہا۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا یہ وہی ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر اس نے کہا اس کا ایک آدمی سے وزن کرو۔ میرا ایک آدمی کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں بھاری رہا۔ پھر اس نے کہا ان کا دس آدمیوں کے ساتھ وزن کرو۔ میرا دس آدمیوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں دس پر غالب رہا۔ پھر اس نے کہا سو آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ مجھے سو آدمیوں کے ساتھ تولا گیا تو میں ان پر بھی بھاری تھا۔ پھر اس نے کہا ان کا ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کرو۔ مجھے ان کے ساتھ تولا گیا تو میں ان پر بھی غالب آ گیا اور مجھے ایسا لگتا تھا کہ ترازو ہلکا ہونے کی وجہ سے وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ پھر ان (دو فرشتوں) میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ اگر تم ان کا وزن ان کی امت کے ساتھ کرو گے تو یہ ان پر بھی بھاری ہوں گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب فضائل سید المرسلین حدیث: 5525)

16: نبی کریمؐ کے اپنے مقام سے متعلق ایک اور کشفی نظارہ

خادم رسولؐ حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے تھے کہ نبی کریمؐ نہایت غمگین اور زخموں کے خون میں لتھڑے ہوئے بیٹھے تھے، جو اہل مکہ نے پہنچائے تھے کہ اتنے میں حضرت جبرائیلؑ آپؐ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ! اگر آپؐ پسند کریں تو میں آپؐ کو (آپؐ کا) ایک معجزہ دکھاؤں (جو آپؐ کی نبوت و رسالت کی علامت ہو گی اور جس سے آپؐ کو تسلی ہو جائے گی کہ اللہ کی راہ میں یہ اذیت و پریشانی اٹھانا آپؐ کے مراتب و درجات کی بلندی میں اضافہ کا باعث ہے)۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر جبرئیلؑ نے اس درخت کی طرف دیکھا جو ان کے پیچھے

تھا اور پھر آپؐ سے فرمایا کہ اس درخت کو بلائیں۔ رسول اللہؐ نے اس درخت کو بلایا تو وہ آپؐ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ حضرت جبرائیلؑ نے کہا اب اس کو واپس جانے کا حکم دیں۔ رسول اللہؐ نے اسے واپس جانے کا حکم دیا تو وہ درخت واپس (اپنی جگہ) چلا گیا۔ رسول کریمؐ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ مجھ کو کافی ہے، مجھ کو کافی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب فی المعجزات، حدیث: 5670)

17: نبی کریمؐ کے اپنے منبر پر چڑھتے وقت جبرائیلؑ کا ظاہر ہونا اور آپؐ کا تین بار آمین کہنا

حضرت کعب بن عجرہؓ، حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان فرماتے تھے کہ ایک دن رسول اللہؐ مسجد میں تشریف لائے اور اپنے منبر پر قدم رکھا۔ جب پہلا قدم رکھا تو آپؐ نے آمین کہی، پھر دوسرا قدم رکھا تو پھر آمین کہی اور پھر تیسرا قدم رکھا تو پھر آمین کہی۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہؐ یہ کیا تھا کہ آپ نے تین مرتبہ آمین کہی؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ جب میں نے (منبر کی) پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیلؑ میرے سامنے آئے اور کہا وہ شخص بڑا ہی بد بخت ہے جس نے رمضان پایا اور وہ گزر گیا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ تو میں نے کہا آمین۔ پھر جبرائیلؑ نے کہا کہ وہ بڑا ہی بد بخت ہے جس نے اپنے دونوں والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور وہ ان کی (خدمت کے ذریعہ) جنت میں داخل نہ ہوسکا۔ اس پر میں نے کہا آمین۔ پھر جبرائیلؑ نے کہا کہ وہ شخص بڑا ہی بد بخت ہے جس کے سامنے آپؐ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپؐ پر درود نہ بھیجا۔ تو میں نے کہا آمین۔

(الادب المفرد از امام بخاریؒ، باب من ذکر عندہ النبیؐ فلم یصل علیہ، حدیث: 646، دار الصدیق الجبیل سعودی عرب، 1421ہجری، 2000ء۔ صحیح مسلم حدیث: 2551۔ مسند احمد حدیث: 8557-7451۔ 'القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع' از امام محمد بن عبد الرحمن السخاویؒ، باب الثالث فی التحذیر من ترک الصلوٰۃ علیہ عند ما یذکر، حدیث نمبر: 1-2، صفحہ: 298-292، شائع کردہ مؤسسۃ الریان المدینۃ المنورۃ 2002ء)

18: نبی کریمؐ کے سامنے دیگر امتوں اور اپنی امت کا کشفاً پیش کیا جانا

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ بیان فرماتے تھے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں، کسی نبی کے ساتھ پوری امت گزری، کسی نبی کے ساتھ چند افراد گزرے، کسی نبی کے ساتھ دس افراد گزرے، کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد گزرے اور کوئی نبی تنہا گزرے۔ پھر میں نے دیکھا کہ انسانوں کا ایک بہت بڑا گروہ ہے میں نے جبریلؑ سے پوچھا کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ بلکہ کہا کہ افق کی طرف نظر فرمائیں۔ تو میں نے دیکھا کہ انسانوں کا ایک جم غفیر ہے۔ جبریلؑ نے کہا کہ یہ آپؐ کی امت ہے اور یہ ستر ہزار لوگ جو ان کے آگے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ نہ جن سے حساب کتاب ہوگا اور نہ ہی ان پر کوئی عذاب ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ ایسا کیوں ہوگا؟ جبریلؑ نے بتایا کہ اس لئے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگواتے تھے، چوری نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے اور صرف اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔ (اس پر) حضرت عکاشہ بن محصنؓ کھڑے ہوئے اور نبی کریمؐ سے عرض کیا کہ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ نبی کریمؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی کہ اے اللہ انہیں بھی ان میں شامل فرما لے۔ اس کے بعد ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ میرے لئے بھی اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما لے۔ اس پر نبی کریمؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے جا چکا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق، باب یدخل الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب)

نبی کریمؐ کے بہت سے کشفی واقعات محدثین نے اپنی کتب میں جمع کیے ہیں مثلاً شق صدر، درختوں کا چل کر نبی کریمؐ کے پاس آنا کنکریوں کا تسبیح کرنا غزوات میں فرشتوں کا شامل ہونا وغیرہ۔ یہ سب واقعات نبی کریمؐ کے معجزات کے بیان میں اور آثار و علامات نبوت کے بیان میں ملتے ہیں۔ امام سیوطیؒ نے الخصائص الکبریٰ میں، امام ابن کثیرؒ نے اپنی تاریخ میں اور امام بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں ان کو جمع کیا ہے۔

(حرف آخر) رؤیا اور خواب کے موضوع پر قرآن و حدیث اور دیگر اسلامی کتب کے علمی ذخیرہ میں کثیر مواد موجود ہے۔ انہی کتب کی خوشہ چینی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے بکھرے ہوئے موتیوں کو جمع کر کے چند صفحات تقرب الی اللہ کی خاطر اور ثواب اخروی کی غرض سے تحریر کئے ہیں۔ تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنِّی! اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَ غَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَی الْاَبَدِ۔

بقیہ: دربارِ خلافت ...... از صفحہ 2

اب جو اس کی تاریخ سامنے آئی ہے تو ضروری ہے کہ احمدی بچے اس سے بچیں۔ عیسائیت میں یا کہہ لیں مغرب میں، یہ رسم یا یہ بدعت ایک آئرش اِزم کی وجہ سے آئی ہے۔ پرانے زمانے کے جو pagan تھے ان میں پرانی بد مذہبی کے زمانے کی رائج ہے۔ اس کی بنیاد شیطانی اور چڑیلوں کے نظریات پر ہے۔ اور مذہب اور گھروں کے تقدس کو یہ سارا نظریہ جو ہے یہ پامال کرتا ہے۔ چاہے جتنا بھی کہیں کہ یہ Fun ہے لیکن بنیاد اس کی غلط ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اس میں شرک بھی شامل ہے۔ کیونکہ اس کا بنیادی نظریہ یہ تھا کہ زندوں اور مردوں کے درمیان جو حدود ہیں وہ 31/اکتوبر کو ختم ہو جاتی ہیں۔ اور مردے زندوں کے لئے اس دن باہر نکل کے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ اور زندوں کے لئے مسائل کھڑے کر دیتے ہیں۔ بیماریوں میں مبتلا کر دیتے ہیں اور اسی طرح کی اوٹ پٹانگ باتیں مشہور ہیں۔ اور پھر اس سے بچنے کے لئے جو ان کے نام نہاد جادوگر ہوتے ہیں ان جادوگروں کو بلایا جاتا ہے جو جانوروں اور فصلوں کی ان سے لے کر ایک خاص طریقے سے قربانی کرتے ہیں۔ bonfire بھی اسی نظریہ میں شامل ہے تا کہ ان مُردہ روحوں کو ان حرکتوں سے باز رکھا جائے۔ ان مُردوں کو خوفزدہ کر کے یا بعض قربانیاں دے کر ان کو خوش کر کے باز رکھا جائے۔ اور پھر یہ ہے کہ پھر اگر ڈرانا ہے تو اس کے لئے costume اور خاص قسم کے لباس وغیرہ بنائے گئے ہیں، ماسک وغیرہ پہنے جاتے ہیں۔ بہرحال بعد میں جیسا کہ مَیں نے کہا، جب عیسائیت پھیلی تو انہوں نے بھی اس رسم کو اپنا لیا۔ اور یہ بھی ان کے تہوار کے طور پر اس میں شامل کر لی گئی۔ کیتھولکس خاص طور پر (یہ رسم) زیادہ کرتے ہیں۔ اب یہ رسم عیسائیت کی وجہ سے اور پھر میڈیا کی وجہ سے، آپس کے تعلقات کی وجہ سے تقریباً تمام دنیا میں خاص طور پر مغرب میں، امریکہ میں، کینیڈا میں، یہاں UK میں، جاپان میں، نیوزی لینڈ میں، آسٹریلیا وغیرہ میں، یورپ کے بعض ملکوں میں پھیل چکی ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ چُھپی ہوئی برائی ہے۔ جسے مغرب میں رہنے والے مسلمان بھی اختیار کر رہے ہیں۔ بچے مختلف لباس پہن کر گھر گھر جاتے ہیں۔ گھر والوں سے کچھ وصول کیا جاتا ہے تا کہ روحوں کو سکون پہنچایا جائے۔ گھر والے اگر ان مختلف قسم کے لباس پہنے ہوئے بچوں کو کچھ دے دیں تو مطلب یہ ہے کہ اب مردے اس گھر کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ یہ ایک شرک ہے۔ بے شک آپ یہی کہیں کہ fun ہے، ایک تفریح ہے لیکن جو پیچھے نظریات ہیں وہ مشرکانہ ہیں۔ اور پھر یہ کہ ویسے بھی یہ ایک احمدی بچے کے وقار کے خلاف بات ہے کہ عجیب و غریب قسم کا حلیہ بنایا جائے۔ اور پھر گھروں میں فقیروں کی طرح مانگتے پھریں۔ چاہے وہ یہی کہیں کہ ہم مانگنے جا رہے تھے یا چاکلیٹ لینے جا رہے تھے لیکن یہ مانگنا بھی غلط ہے۔ احمدی کا ایک وقار ہونا چاہئے اور اس وقار کو ہمیں بچپن سے ہی ذہنوں میں قائم کرنا چاہئے۔ اور پھر یہ چیزیں جو ہیں مذہب سے بھی دور لے جاتی ہیں۔ بہرحال جب یہ منایا جاتا ہے تو پیغام اس میں یہ ہے کہ چڑیلوں کا وجود، بدروحوں کا وجود، شیطان کی پوجا، مافوق الفطرت چیزوں پر عارضی طور پر جو یقین ہے وہ fun کے لئے کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ انتہائی غلط نظریہ ہے۔ پس یہ سب شیطانی چیزیں ہیں۔ اس سے ہمارے بچوں کو نہ صرف پرہیز کرنا چاہئے بلکہ سختی سے بچنا چاہئے۔ ماضی قریب تک دیہاتوں کے رہنے والے جو لوگ تھے وہ بچوں کو جو اس طرح ان کے دروازے پر مانگنے جایا کرتے تھے اس خیال سے بھی کچھ دے دیتے تھے کہ مُردہ روحیں ہمیں نقصان نہ پہنچائیں۔ بہرحال چونکہ بچے اور ان کے بعض بڑے بھی بچوں کی طرف سے پوچھتے رہتے ہیں۔ اس لئے میں بتا رہا ہوں کہ یہ ایک بد رسم ہے اور ایسی رسم ہے جو شرک کی طرف لے جانے والی ہے۔ پھر اس کی وجہ سے بچوں میں fun کے نام پر، تفریح کے نام پر غلط حرکتیں کرنے کی جرأت پیدا ہوتی ہے۔ ماں باپ ہمسایوں سے بد اخلاقی سے پیش آتے ہیں۔ ماں باپ سے بھی اور ہمسایوں سے بھی اور اپنے ماحول سے بھی، اپنے بڑوں سے بھی بد اخلاقی سے پیش آنے کا رجحان بھی اس وجہ سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ بھی ایک سروے ہے۔ حتیٰ کہ دوسرے جرائم بھی اس لئے بڑھ رہے ہیں۔ اس قسم کی حرکتوں سے ان میں جرأت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ مغرب میں ہر برائی کو بچوں کے حقوق اور fun کے نام پر تحفظات مل جاتے ہیں، اجازت مل جاتی ہے اور مل رہی ہے لیکن اب خود ہی یہ لوگ اس کے خلاف آوازیں بھی اٹھانے لگ گئے ہیں۔ کیونکہ اس سے اخلاق برباد ہو رہے ہیں۔ پھر halloween کے خلاف کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ اس سے بچوں میں تفریح کے نام پر دوسروں کو ڈرانے اور خوفزدہ کرنے کی برائی جیسا کہ میں نے بتایا کہ بڑھ رہی ہے اور جرائم بھی اس وجہ سے بڑھ رہے ہیں۔ ایک تو فلموں نے غلط تربیت کی ہے۔ پھر اگر عملی طور پر ایسی حرکتیں کرنے لگ جائیں اور ان کو تفریح کے نام پر بڑے encourage کرنا شروع کر دیں تو پورے معاشرے میں پھر بگاڑ ہی پیدا ہوگا اور کیا ہو سکتا ہے؟ اور پھر ہمارے لئے سب سے بڑی بات جیسا کہ مَیں نے کہا مُردوں کو خدا کے مقابل پر کھڑا کر کے ان کے کسی بھی غلط عمل سے محفوظ کرنے کا شیطانی طریق اختیار کیا گیا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کے مقابل پر کھڑا کر کے ایک شرک قائم کیا جا رہا ہے یا بچوں کو تحفے تحائف دے کے ان کی روحوں کو خوش کیا جا رہا ہے۔ یا جادوگروں کے ذریعہ سے جادو کر کے ڈرایا جا رہا ہے۔ بہرحال یہ نہایت لغو اور بیہودہ تصور ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 29/اکتوبر 2010ء)

صدف علیم صدیقی۔ ریجاینا کینیڈا

ہیلووین Halloween کا تہوار اور جماعت احمدیہ کی تعلیم

اس وقت دنیا مختصر ہو کر گلوبل فیملی کی سی شکل اختیار کر چکی ہے۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں کوئی سرگرمی واقع پذیر ہو رہی ہو تو چند ہی لمحات میں وہ سرگرمی ایک خبر بن کر اگلے کونے تک پہنچ چکی ہوتی ہے۔ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کی بدولت اب ہر مذہب، ہر ملک کی تہذیب ان کے تہوار کی سب اچھائیاں، برائیاں دوسرے ممالک تک بآسانی پہنچ جاتی ہیں۔ اور ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ہر کوئی ان چیزوں کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے جو بھی چیز مقبول ہو۔ ٹرینڈنگ Trending میں ہو۔ یہ سوچے سمجھے بغیر کہ ان کا کیا مقاصد ہیں اور ان سے کیا فائدے یا کس قدر بھیانک نقصانات پہنچ سکتے ہیں۔ ایسے ہی عوام میں مقبولیت پانے والا تہوار ہیلووین Halloween ہے۔

جس کی مقبولیت مغربی ممالک سے نکل کر اب مشرق تک اور دوسرے مذاہب سے لے کر مسلمانوں اور احمدی مسلمانوں تک بھی پہنچ چکی ہے۔ اس کی تاریخ جو ڈھونڈنے پر خاکسار کو ملی وہ کچھ اس طرح ہے کہ

یہ ایک تہوار ہے جس کا تعلق دو ہزار سال پہلے کے کیلٹک لوگوں کی مذہبی و ثقافتی روایات سے نکلتا ہے۔ یہ لوگ دو ہزار سال پہلے انگلینڈ اور یورپ میں پھیلے ہوئے تھے۔ 31 اکتوبر کو وہ فصلوں کی کٹائی کے موسم کا اختتام ایک تہوار کی صورت میں منایا کرتے تھے۔ اس تہوار کا نام سامحین تھا۔ اس رات کو کیلٹک لوگوں کا نیا سال بھی شروع ہوتا تھا۔ ان کے نزدیک پرانے سال کے اختتام اور نئے سال کے آغاز کا یہ درمیانی وقت بہت نازک ہوتا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ اس وقت مرے ہوئے لوگوں کی روحیں زمین پہ واپس آتی ہیں۔ اس رات وہ لوگ گروہوں کی شکل میں آگ کے الاؤ جلاتے تھے تاکہ مردہ لوگوں کی ان روحوں کو عالم ارواح میں واپس بھیجا جاسکے تاکہ وہ انہیں زمین پہ آکر کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔ لیکن جب عیسائی چرچوں کا اثر و رسوخ ان علاقوں میں بڑھا تو ساتویں صدی میں انہوں نے اس تہوار کو کچھ تبدیلیوں کی ساتھ اس سے اگلے دن یعنی یکم نومبر کو اپنے ”اولیاء کا دن“ ”آل سینٹس ڈے“ کا نام دے دیا۔ اس طرح ان پرانے کیلٹک لوگوں کی مذہبی و ثقافتی روایات کو عیسائیت کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔ اس طرح یہ ان کے مذہبی شہداء اور اچھے مذہبی لوگوں کو یاد کرنے کا دن بن گیا۔

اس وقت یہ ”آل سینٹس ڈے“ کو ”ھالوماس“ کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اس میں ہالو سے مراد مقدس ہے اور ماس کو سادہ زبان میں چرچ والی سروسز (عبادات) کہا جا سکتا ہے۔

اس طرح اس دن سے پہلے والی شام کو آل ھالووز ایو کہا جانے لگا۔ ایو سے مراد مختصر طور پہ ایوننگ لکھنا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ آل ھالووز ایو تبدیل ہو کر ہیلووین بن گیا۔ کلیسا کی کوششوں کے باوجود ہیلووین کی اہمیت کم نہ ہو سکی اور لوگ یہ تہوار اپنے اپنے انداز میں مناتے رہے۔ امریکہ میں اس دن کا آغاز تب ہوا جب آئرلینڈ کے باسی 1840 میں امریکہ میں آباد ہوئے۔ وہ اپنے ساتھ اس فیسٹول پہ پہننے والے خاص کپڑے اور چہرے پہ پہننے والے ماسک لے کے آئے تھے۔ اس دن وہ ہمساؤں اور دوسرے لوگوں کو تنگ کرتے اور ماسک پہنتے کہ پہچانے نہ جاسکیں۔ پھر یہ تنگ کرنا بڑھتے بڑھتے 1930 کے عشرے تک ایک عذاب بن گیا۔ تب لڑکے ماسک پہنتے، لوگوں سے کھانے کی چیزیں مانگتے اور انکار کرنے پہ انہیں حد سے زیادہ تنگ کرتے کہ ان کا سکون غارت ہو جاتا۔ یہ سب بہت تکلیف دہ تھا۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ یہ ایک غیر تکلیف دہ اور چھٹیوں میں منانے والا تہوار بن گیا۔

مختصر طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس تہوار کی بنیاد اس قدیم کیلٹک مذہبی روایت پہ ہے کہ اس رات دنیا کی طرف واپس آنے والی بدروحوں کو ڈرا کر واپس بھیجا جائے۔

ہیلووین (Halloween) امریکا میں منایا جانے والا ایک ایسا تہوار ہے جس میں گلی کوچوں، بازاروں، سیرگاہوں اور دیگر مقامات پہ جابجا ڈراؤنے چہروں اور خوفناک لبادوں میں ملبوس چھوٹے بڑے بھوت اور چڑیلیں چلتی پھرتی دکھائی دیتی ہیں۔ اکثر گھروں کے باہر بڑے بڑے پیٹھے کدو نظر آتے ہیں جن پر خوفناک شکلیں تراشی گئی ہوتی ہیں اور ان کے اندر موم بتیاں جل رہی ہوتی ہیں۔ کئی گھروں کے باہر ڈراؤنے ڈھانچے اور اسی طرح کی دیگر خوفناک چیزیں سجائی جاتی ہیں۔

کاروباری مراکز میں بھی یہ مناظر اکتوبر شروع ہوتے ہی نظر آنے لگتے ہیں۔ 31 اکتوبر کی شام کو تو مخصوص ملبوسات میں ملبوس بچے اور انکے ساتھ کچھ والدین بھی گھر گھر جا کر دستک دیتے ہیں اور trick or treat کی صدائیں بلند کرتی ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یا تو ہمیں کوئی چاکلیٹ کینڈی دو، ورنہ ہماری طرف سے کسی چالاکی کے لیے تیار ہو جاؤ اور تاریخ کے مطالعہ سے یہی پتا چلتا ہے کہ پہلے پہل کچھ شرارتی لوگ حقیقتاً جس گھر سے انہیں کچھ نہیں ملتا تھا انکو عملی طور پر سزائیں بھی دیا کرتے ہیں اور ان کے گھر کو یا ان کو نقصان پہنچا کر جایا کرتے تھے۔

ہیلووین کی ابتداء

امریکا میں ہیلووین کی ابتدا 1921ء میں شمالی ریاست منیسوٹا سے ہوئی اور اس سال پہلی بار شہر کی سطح پر یہ تہوار منایا گیا۔ پھر رفتہ رفتہ دو ہزار سال پرانا یہ تہوار امریکا کے دوسرے قصبوں اور شہروں تک پھیل گیا اور پھر اس نے قومی سطح کے بڑے تہوار اور ایک بہت بڑی کاروباری سرگرمی کی شکل اختیار کر لی۔

تاریخ دانوں کا کہنا ہے ہیلووین کا سراغ قبل از مسیح دور میں برطانیہ کے علاقے آئرلینڈ اور شمالی فرانس میں ملتا ہے جہاں سیلٹک قبائل ہر سال 31 اکتوبر کو یہ تہوار مناتے تھے۔ ان کے رواج کے

امریکا دریافت ہونے کے بعد بڑی تعداد میں یورپی باشندے یہاں آکر آباد ہوئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی ثقافت اور رسم و رواج اور تہوار بھی لے کر آئے۔ کہا جاتا ہے کہ شروع میں ہیلووین میری لینڈ اور جنوبی آبادیوں میں یورپی تارکین وطن مقامی طور پر چھوٹے پیمانے پر منایا کرتے تھے۔ انیسویں صدی میں بڑے پیمانے پر یورپ سے لوگ امریکا آکر آباد ہوئے جن میں ایک بڑی تعداد آئرش باشندوں کی بھی تھی۔ ان کی آمد سے اس تہوار کو بڑا فروغ اور شہرت ملی اور اس میں کئی نئی چیزیں بھی شامل ہوئیں جن میں، ٹرک آر ٹریٹ، خاص طور پر قابل ذکر ہے، جو آج اس تہوار کا سب سے اہم جزو ہے۔

انیسویں صدی کے آخر تک امریکا میں ہیلووین پارٹیاں عام ہونے لگیں جن میں بچے اور بڑے شریک ہوتے تھے۔ ان پارٹیوں میں کھیل کود اور کھانے پینے کے ساتھ ساتھ ڈراؤنے کاسٹیوم پہنے جاتے تھے۔ اس دور کے اخباروں میں اس طرح کے اشتہار شائع ہوتے تھے جن میں ایسے بہروپ دھارنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی جنہیں دیکھ کر لوگ دہل جائیں۔

1950ء کے لگ بھگ ہیلووین کی حیثیت مذہبی تہوار کی بجائے ایک ثقافتی تہوار کی بن گئی جس میں دنیا کے دوسرے حصوں سے آنے والے تارکین وطن بھی اپنے اپنے انداز میں حصہ لینے لگے۔ رفتہ رفتہ کاروباری شعبے نے بھی ہیلووین سے اپنا حصہ وصول کرنے کے لیے نت نئے ملبوسات اور دوسری چیزیں مارکیٹ میں لانا اور ان کی سائنسی بنیادوں پر مارکیٹنگ شروع کر دی۔ یہاں تک کہ اب ہیلووین اربوں ڈالر کے کاروبار کا ایک بہت بڑا ثقافتی تہوار بن چکا ہے۔ اور اب خود اس تہوار کو منانے والے اسکی تردید کرتے دکھائی دیتے ہیں کیونکہ یہ سراسر اسراف ہے۔ نیز اسکے نتیجے میں جرائم کی شرح بھی بہت بڑھ جاتی ہے اس دن مختلف بہروپ دھار کر چہروں کو چھپا کر جرائم پیشہ افراد اپنے مذموم ارادے پورے کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی لیے آپ میں سے اکثر افراد نے خاص کر جو مغربی ممالک میں رہائش پذیر ہیں اس بات کا ذاتی مشاہدہ کیا ہو گا کہ اس دن پولیس کی گاڑیاں معمول سے زیادہ متحرک نظر آتی ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں کے اسکولز سے بھی ہر سال کسی نہ کسی ایسے واقعے کی اطلاع ملتی ہے کہ فلاں علاقے میں جو کینڈیز یا چاکلیٹس تقسیم کی گئی ان میں کوئی خطرناک ڈرگ میں شامل کی گئی جس سے بچوں کی صحت متاثر ہوئی۔ اور اب تو کورونا کی موجودہ صورتحال میں یہ امر کافی نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

مذہبی نکتہ نظر سے اس تہوار کے نقصانات

اسلام میں کسی ایسے تہوار منانے یا اس کا حصہ بننے سے روکا گیا ہے جس کی بنیاد کسی غیر اسلامی جاہلانہ مذہبی روایت پہ ہو۔ ایسا کرنا ان لوگوں کے پیچھے چلنے کے مترادف ہو گا جس سے ہمارے پیارے آقا نے نہ صرف روکا بلکہ اپنی امت کو ان کو پیروی کرنے کے نتیجے میں ہونے والے خطرات سے بھی آگاہ کیا۔

ایسے تمام افعال اور رسوم و رواج جو کسی خاص تہذیب، مذہب یا نظریے سے تعلق رکھتے ہوں اور ان سے منسوب ہوں ان کو اپنانا مسلمانوں

کے لیے جائز نہیں۔ کیونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

من تشبہ بقوم فھو منھم

’’جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔‘‘

(ابوداؤد)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس ضمن میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بہرحال اس برائی کا جو آج کل مغرب میں ان دنوں میں بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے اور آئندہ چند دنوں میں منائی جانے والی ہے، اُس کا مَیں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ halloween کی ایک رسم ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ احمدی بھی بغیر سوچے سمجھے اپنے بچوں کو اس میں شامل ہونے کی اجازت دے دیتے ہیں، حالانکہ اگر اس کو گہرائی میں جاکر دیکھیں تو یہ عیسائیت میں آئی ہوئی ایک ایسی بدعت ہے جو شرک کے قریب کر دیتی ہے۔ چڑیلیں اور جِنّ اور شیطانی عمل، ان کو تو بائبل نے بھی روکا ہوا ہے۔ لیکن عیسائیت میں یہ راہ پا گئی ہیں کیونکہ عمل نہیں رہا۔ عموماً اس کو fun سمجھا جاتا ہے کہ بس جی بچوں کا شوق ہے پورا کرلیا۔ تو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر وہ کام چاہے وہ fun ہی سمجھا جائے جس کی بنیاد شرک یا کسی بھی قسم کے نقصان کی صورت میں ہو اس سے احمدیوں کو بچنا چاہئے۔ مجھے اس بات پر توجہ پیدا ہوئی جب ہماری ریسرچ ٹیم کی ایک انچارج نے بتایا کہ ان کی بیٹی نے ان سے کہا کہ halloween پر وہ اور تو کچھ نہیں کرے گی لیکن اتنی اجازت دے دیں کہ وہ لباس وغیرہ پہن کر، خاص costume پہن کے ذرا پِھر لے۔ چھوٹی بچی ہے۔

انہوں نے اسے منع کر دیا۔ اور پھر جب ریسرچ کی اور اس کے بارہ میں مزید تحقیق کی تو بعض عجیب قسم کے حقائق سامنے آئے۔ تو مَیں نے انہیں کہا کہ مجھے بھی کچھ (حوالے) دے دیں۔ چنانچہ جو مَیں نے دیکھے ان کا خلاصہ مَیں بیان کرتا ہوں۔ کیونکہ اکثر بچے بچیاں مجھے سوال کرتے رہتے ہیں۔ خطوط میں پوچھتے رہتے ہیں کہ halloween میں شامل ہونے کا کیا نقصان ہے؟ ہمارے ماں باپ ہمیں شامل نہیں ہونے دیتے۔ جبکہ بعض دوسرے احمدی خاندانوں کے بچے اپنے والدین کی اجازت سے اس میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو بہرحال ان کو جو کچھ میرے علم میں تھا اس کے مطابق مَیں جواب تو یہی دیتا رہتا تھا کہ یہ ایک غلط اور مکروہ قسم کا کام ہے اور مَیں انہیں روک دیتا تھا۔ لیکن اب جو اس کی تاریخ سامنے آئی ہے تو ضروری ہے کہ احمدی بچے اس سے بچیں۔ عیسائیت میں یا کہہ لیں مغرب میں، یہ رسم یا یہ بدعت ایک آئرش اِزم کی وجہ سے آئی ہے۔ پرانے زمانے کے جو pagan تھے ان میں پرانی بد مذہبی کے زمانے کی رائج ہے۔ اس کی بنیاد شیطانی اور چڑیلوں کے نظریات پر ہے۔ اور مذہب اور گھروں کے تقدس کو یہ سارا نظریہ جو ہے یہ پامال کرتا ہے۔ چاہے جتنا بھی کہیں کہ یہ Fun ہے لیکن بنیاد اس کی غلط ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اس میں شرک بھی شامل ہے۔ کیونکہ اس کا بنیادی نظریہ یہ تھا کہ زندوں اور مردوں کے درمیان جو حدود ہیں وہ 31/اکتوبر کو ختم ہو جاتی ہیں۔ اور مردے زندوں کے لئے اس دن باہر نکل کے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ اور زندوں کے لئے مسائل کھڑے کر دیتے ہیں۔ بیماریوں میں مبتلا کر دیتے ہیں اور اسی طرح کی اوٹ پٹانگ باتیں مشہور ہیں۔ اور پھر اس سے بچنے کے لئے جو ان کے نام نہاد جادوگر ہوتے ہیں ان جادوگروں کو بلایا جاتا ہے جو جانوروں اور فصلوں کی ان سے لے کر ایک خاص طریقے سے قربانی کرتے ہیں۔ bonfire بھی اسی نظریہ میں شامل ہے تاکہ ان مُردہ روحوں کو ان حرکتوں سے باز رکھا جائے۔ ان مُردوں کو خوفزدہ کر کے یا بعض قربانیاں دے کر ان کو خوش کر کے باز رکھا جائے۔ اور پھر یہ ہے کہ پھر اگر ڈرانا ہے تو اس کے لئے costume اور خاص قسم کے لباس وغیرہ بنائے گئے ہیں، ماسک وغیرہ پہنے جاتے ہیں۔ بہرحال بعد میں جیسا کہ مَیں نے کہا، جب عیسائیت پھیلی تو انہوں نے بھی اس رسم کو اپنا لیا۔ اور یہ بھی ان کے تہوار کے طور پر اس میں شامل کر لی گئی۔ کیتھولکس خاص طور پر (یہ رسم) زیادہ کرتے ہیں۔ اب یہ رسم عیسائیت کی وجہ سے اور پھر میڈیا کی وجہ سے، آپس کے تعلقات کی وجہ سے تقریباً تمام دنیا میں خاص طور پر مغرب میں، امریکہ میں، کینیڈا میں، یہاں UK میں، جاپان میں، نیوزی لینڈ میں، آسٹریلیا وغیرہ میں، یورپ کے بعض ملکوں میں پھیل چکی ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ چھپی ہوئی برائی ہے۔ جسے مغرب میں رہنے والے مسلمان بھی اختیار کر رہے ہیں۔ بچے مختلف لباس پہن کر گھر گھر جاتے ہیں۔ گھر والوں سے کچھ وصول کیا جاتا ہے تاکہ روحوں کو سکون پہنچایا جائے۔ گھر والے اگر ان مختلف قسم کے لباس پہنے ہوئے بچوں کو کچھ دے دیں تو مطلب یہ ہے کہ اب مردے اس گھر کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ یہ ایک شرک ہے۔ بے شک آپ یہی کہیں کہ fun ہے، ایک تفریح ہے لیکن جو پیچھے نظریات ہیں وہ مشرکانہ ہیں۔ اور پھر یہ کہ ویسے بھی یہ ایک احمدی بچے کے وقار کے خلاف بات ہے کہ عجیب و غریب قسم کا حلیہ بنایا جائے۔ اور پھر گھروں میں فقیروں کی طرح مانگتے پھریں۔ چاہے وہ یہی کہیں کہ ہم مانگنے جارہے تھے یا چاکلیٹ لینے جارہے تھے لیکن یہ مانگنا بھی غلط ہے۔ احمدی کا ایک وقار ہونا چاہئے اور اس وقار کو ہمیں بچپن سے ہی ذہنوں میں قائم کرنا چاہئے۔ اور پھر یہ چیزیں جو ہیں مذہب سے بھی دور لے جاتی ہیں۔ بہرحال جب یہ منایا جاتا ہے تو پیغام اس میں یہ ہے کہ چڑیلوں کا وجود، بدروحوں کا وجود، شیطان کی پوجا، مافوق الفطرت چیزوں پر عارضی طور پر جو یقین ہے وہ fun کے لئے کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ انتہائی غلط نظریہ ہے۔ پس یہ سب شیطانی چیزیں ہیں۔ اس سے ہمارے بچوں کو نہ صرف پرہیز کرنا چاہئے بلکہ سختی سے بچنا چاہئے۔ ماضی قریب تک دیہاتوں کے رہنے والے جو لوگ تھے وہ بچوں کو جو اس طرح ان کے دروازے پر مانگنے جایا کرتے تھے اس خیال سے بھی کچھ دے دیتے تھے کہ مُردہ روحیں ہمیں نقصان نہ پہنچائیں۔ بہرحال چونکہ بچے اور ان کے بعض بڑے بھی بچوں کی طرف سے پوچھتے رہتے ہیں۔ اس لئے مَیں بتا رہا ہوں کہ یہ ایک بد رسم ہے اور ایسی رسم ہے جو شرک کی طرف لے جانے والی ہے۔ پھر اس کی وجہ سے بچوں میں fun کے نام پر، تفریح کے نام پر غلط حرکتیں کرنے کی جرأت پیدا ہوتی ہے۔ ماں باپ ہمسایوں سے بداخلاقی سے پیش آتے ہیں۔ ماں باپ سے بھی اور ہمسایوں سے بھی اور اپنے ماحول سے بھی، اپنے بڑوں سے بھی بداخلاقی سے پیش آنے کا رجحان بھی اس وجہ سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ بھی ایک سروے ہے۔ حتی کہ دوسرے جرائم بھی اس لئے بڑھ رہے ہیں۔ اس قسم کی حرکتوں سے ان میں جرأت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ مغرب میں ہر برائی کو بچوں کے حقوق اور fun کے نام پر تحفظات مل جاتے ہیں، اجازت مل جاتی ہے اور مل رہی ہے لیکن اب خود ہی یہ لوگ اس کے خلاف آوازیں بھی اٹھانے لگ گئے ہیں۔ کیونکہ اس سے اخلاق برباد ہو رہے ہیں۔ پھر halloween کے خلاف کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ اس سے بچوں میں تفریح کے نام پر دوسروں کو ڈرانے اور خوفزدہ کرنے کی برائی جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ بڑھ رہی ہے اور جرائم بھی اس وجہ سے بڑھ رہے ہیں۔ ایک تو فلموں نے غلط تربیت کی ہے۔ پھر اگر عملی طور پر ایسی حرکتیں کرنے لگ جائیں اور ان کو تفریح کے نام پر بڑے encourage کرنا شروع کر دیں تو پورے معاشرے میں پھر بگاڑ ہی پیدا ہوگا اور کیا ہوسکتا ہے؟ اور پھر ہمارے لئے سب سے بڑی بات جیسا کہ مَیں نے کہا مُردوں کو خدا کے مقابل پر کھڑا کر کے ان کے کسی بھی غلط عمل سے محفوظ کرنے کا شیطانی طریق اختیار کیا گیا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کے مقابل پر کھڑا کر کے ایک شرک قائم کیا جا رہا ہے یا بچوں کو تحفے تحائف دے کے ان کی روحوں کو خوش کیا جا رہا ہے۔ یا جادوگروں کے ذریعہ سے جادو کر کے ڈرایا جا رہا ہے۔ بہرحال یہ نہایت لغو اور بیہودہ تصور ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 29/اکتوبر 2010ء)

غرض کہ اس تہوار کو منانے کا صرف اور صرف نقصان ہے فائدہ کچھ بھی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مزید اس کے نقصانات سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

’’ایک مصنف ہیں ڈاکٹر گریس کیٹر مین، ایم ڈی، وہ اپنی کتاب You and your child's problems میں لکھتے ہیں کہ:

A tragic, by-product of fear in the lives of children as early as preadolescence is the interest and involvement in super natural occult phenomena

یعنی بچوں کی زندگی میں جوانی میں قدم رکھنے سے پہلے، اس عمر سے پہلے یا اس دوران میں خوف کی انتہائی مایوس کن حالت جو لاشعوری طور پر پیدا ہو رہی ہے وہ مافوق الفطرت چیزوں میں دلچسپی اور ملوث ہونے کی وجہ سے ہے۔

اب halloween کی وجہ سے جو بعض باتیں پیدا ہو رہی ہیں ان میں یہ باتیں صرف یہاں تک نہیں رکتیں کہ costume پہنے اور گھروں میں مانگنے چلے گئے بلکہ بعض بڑے بچے پھر زبردستی گھر والوں کو خوفزدہ کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ اور دوسری باتوں میں، جرموں میں بھی ملوث ہو جاتے ہیں۔ اور نتیجۃً پھر جہاں وہ معاشرے کو، ماحول کو ڈسٹرب کر رہے ہوتے ہیں اور نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں وہاں ماں باپ کے لئے بھی دردِ سر بن جاتے ہیں اور اپنی زندگی بھی برباد کر لیتے ہیں۔ اس لئے مَیں پھر احمدیوں سے کہتا ہوں کہ ان باتوں سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے۔ احمدی بچوں اور بڑوں کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھائیں۔ جو ہمارا

مقصد ہے اس کو پہچانیں۔ وہ باتیں کریں جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔مغربی معاشرے کا اثر اتنا اپنے اوپر نہ طاری کریں کہ بُرے بھلے کی تمیز ختم ہو جائے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی ذات کی بڑائی کو بھی بھول جائیں۔ اور مخفی شرک میں مبتلا ہو جائیں اور اس کی وجہ سے پھر ظاہری شرک بھی ہونے لگ جاتے ہیں

بعض برائیاں غیر محسوس طریق پر انسان کو اپنے دامن میں گرفتار کر لیتی ہیں۔ ان میں سے ایک شرک بھی ہے۔بعض ظاہری شرک نہ سہی شرک خفی میں مبتلا ہیں۔ ایک احمدی مسلمان کا فرض ہے کہ اپنی حالتوں میں اور اپنے عملوں میں تبدیلی پیدا کریں۔ اپنی عبادتوں کو ایسا بنائیں کہ خدا تعالیٰ کی توحید ہماری عبادتوں میں بھی نظر آنے لگے۔

(فرمودہ مورخہ 29/اکتوبر 2010ء)

اتنے واضح احکامات کے بعد کسی احمدی کے پاس یہ گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کسی بھی طرح اس لغو تہوار کا حصہ بنے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ المومنون میں مومنین کی جو صفات بتائی ہے وہ ہے کہ

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝

(المومنون: 4)

ترجمہ: (جو لغو سے اعراض کرنے والے ہوں)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’یعنی مومن وہ ہیں جو لغو کاموں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں اور لغو تعلقات سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 197)

اسلامی لحاظ سے یہ تہوار کس طرح غلط ہے اس کا اگر جائزہ لیں تو سب سے زیادہ قبیح چیز ہالوین میں شرک کے عنصر کا پایا جانا ہے۔ ہم بحیثیت مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جزا سزا کا ایک دن مقرر ہے اور موت و حیات سب اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اور کسی بھی امر کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کسی طور بدلہ نہیں جا سکتا۔ تو یہ تہوار جس کی بناء شرک پر ہے اور شرک ہر گناہ سے عظیم تر گناہ ہے۔حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت کی شرط نمبر اول میں احمدی سے یہ پختہ وعدہ لیا ہے کہ بیعت کنندہ شرک سے مجتنب رہے گا۔ تو شرک سے اجتناب کرنے کے لیے بھی ہمیں اب اسے سب تہواروں سے دور رہنا چاہیے۔

اسراف

ہیلووین کا تہوار بے جا اسراف اور فضول خرچی پر مبنی ایک تہوار ہے۔ مہنگے مہنگے خوفناک ڈھانچے، کھلونے شروع اکتوبر سے ہی گھروں کے آگے سجا دیئے جاتے ہیں پھر چاکلیٹس کینڈیز کے ڈبے کے ڈبے لائے جاتے ہیں جو بچوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں جن میں سے کچھ بچے کھاتے اور اکثر ضائع کرتے ہیں۔

پھر اس کی پارٹیز کے لیے مہنگے مہنگے ملبوسات خریدے جاتے ہیں۔ ہر کوئی چاہتا ہے کہ وہ سب سے خوفناک لباس پہن کر دوسروں کو دہشت زدہ کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اسکول، کالج یونیورسٹیز یہاں تک کے آفس اور دیگر کام کرنے کی جگہوں پر بھی ہیلووین پارٹیز منعقد ہوتی ہیں جس میں مختلف بہروپ دھارے جاتے ہیں اور بے جا روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اسراف کرنے والوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ

وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ۔

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ

(الشعراء: 152-153)

ترجمہ: اور مت اطاعت کرو ان کی جو حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔

وہ (لوگ) جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

پھر اسراف اور سوال کرنے دونوں کے بارے میں حدیث النبوی ﷺ ہے

کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کو تین باتیں ناپسند ہیں ایک بے فائدہ بک بک، دوسرے روپیہ تباہ کرنا، تیسرے بہت مانگنا۔

(بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث نمبر: 1391)

سوال کرنا

گھر گھر جا کر کینڈیز اور چاکلیٹس مانگنا بھی اسلامی تعلیمات کے لحاظ سے بیت نامناسب ہے۔ بچوں کو ہرگز ایسی کوئی عادت نہیں ڈالنی چاہیے کہ وہ ہر کسی سے بلا جھجک سوال کر سکیں۔سوال کرنے کو اسلام میں پسندیدہ قرار نہیں دیا۔بلکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(صحیح مسلم حدیث 561)

تو بچوں کی عزت نفس کی حفاظت کے لیے بھی گھر گھر جا جر سوال کرنا کسی طور مناسب نہیں ہے۔لیکن اگر کوئی ہمارے گھر آ کر چاکلیٹس یا کینڈیز کا تقاضا کرے تو اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایک بچی نے سوال کیا کہ انکا ٹریڈیشن ہالوین ہے تو جب وہ Trick Or Treat کرنے آئیں تو آپ ان کو سوئیٹس دے سکتے ہیں؟

اس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ

اگر وہ تمہیں چڑیں مارتے ہیں تو دے دو بعض دفعہ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ بڑے فیرس ہو جاتے ہیں مارتے ہیں گالیاں نکالتے ہیں اگر نہ دو تو۔ تو اپنی جان چھڑانے کے لیے ایک چاکلیٹ کا ڈبہ ان کو دے دو۔لیکن تم نے یہ نہیں کرنا کہ ان کے ساتھ لوگوں کے دروازوں پر جا کر ناک کر کر کے مانگتی پھرو۔تمہیں مانگنے کی اجازت نہیں ہے۔تمہارے پاس کوئی مانگنے کے لیے آ جاتا ہے تو فقیر سمجھ کر اُسے دے دیا کرو۔ مانگنے والا سمجھ کے دے دو کہتے ہیں ناں کہ سوالی کو انکار نہیں کرنا چاہیے اس لیے دے دو اس لیے بھی دے دو کہ اپنی جان بچانی ہے۔حکمت اسی میں ہوتی ہے کہ بلاوجہ کے جھگڑے نہ کیے جائیں۔لیکن یہ تمہیں اجازت نہیں ہے کہ تمہیں کھینچ کے لے جائیں لڑکیاں تمہاری کلاس فیلوز یا دوستیں کہ آو اب ہم بھی ناک کریں اگلے گھر کا دروازہ اور مانگیں۔ہیلووین تو انکی بعد کی ٹریڈیشن ہے جو عیسائیوں نے لے لی ہے اصل میں یہ پرانے ٹریڈیشن مذہب یا جن کا کوئی مذہب نہیں تھا ان لوگوں کا ٹریڈیشن تھا یہ عیسائی تو جہاں جاتے ہیں وہی ٹریڈیشن لے لیتے ہیں ہم نے تو نہیں لینی۔

پھر اسی طرح ایک بار سوال و جواب کی محفل میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے کسی نے کرسمس اور اس طرح کی دیگر غیر اسلامی سرگرمیاں جو اسکول میں ہوتیں ہیں ان میں احمدی بچے بچیوں کے شرکت کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب دیا کہ

کہ معمولی سی بات ہے ادنیٰ سی کامن سینس کی بات ہے ہر وہ چیز جو آپ کے مذہب اور اصولوں کے خلاف ہے اس میں آپ نے شرکت نہیں کرنی بس۔

(24 اکتوبر 1996)

خلیفۂ وقت کی ہر دور کی برائیوں اور بدیوں پر بخوبی نظر ہوتی ہے اور آپ آنے والے خطرات سے جماعت کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ افراد جماعت ایسی لغویات سے دور رہتے ہیں لیکن پھر بھی اگر کسی ایک بھی فرد کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ یہ تو محض بچوں کا funn ہے۔اس سے کونسا کچھ فرق پڑتا ہے لیکن یہ چھوٹی چھوٹی رسومات اور چھوٹی چھوٹی بدیوں کی لگاتار دستک بسا اوقات ایمان کے دروازے میں ڈرار پیدا کر دیتی ہے اسماعیل میرٹھی کا مشہور شعر ہے کہ

’’جو پتھر پہ پانی پڑے متصل
تو بے شبہ گھس جائے پتھر کی سِل‘‘

تو بظاہر یہ معمولی نظر آنے والے پانی کے قطرے ایمان کی پتھر جیسی مضبوط سِل کو بھی گھسا دیا کرتے ہیں۔

پس ان سب خود ساختہ تہواروں سے خود بھی بچنے اور اپنی نسلوں کو ان کے بداثرات سے محفوظ رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ الحمد للہ کہ ہم وہ خوش نصیب ہیں جو خلافت کی نعمت سے نوازے گئے ہیں اور اس نعمت کے افضال ہمیشہ ہمارے ساتھ ساتھ رہتے ہیں انہی افضال و انعامات کا ذکر کرتے ہوئے اور افراد جماعت کو ان کی ذمہ داریاں سمجھاتے ہوئے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

’’پس اللہ تعالیٰ کے یہ سب فضل تقاضا کرتے ہیں کہ توجہ دلانے پر ہر برائی سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ نیکیوں پر خود بھی قدم ماریں اور اولاد کو بھی اس پر چلنے کی تلقین کریں اور اس کے لئے کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ کے اس ارشاد اور انذار کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم: 7) اے مومنو! اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولاد کو بھی آگ سے بچاؤ۔ آج کل تو دنیا کی چمک دمک اور لہو و لعب، مختلف قسم کی برائیاں جو مغربی معاشرے میں برائیاں نہیں کہلاتیں لیکن اسلامی تعلیم میں وہ برائیاں ہیں، اخلاق سے دور لے جانے والی ہیں، منہ پھاڑے کھڑی ہیں جو ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لینے کی کوشش کرتی ہیں۔

(خطبہ جمعہ 23/ اپریل 2010ء)

اللہ تعالیٰ ہمیشہ شیطان کے حملوں سے ہمیں اور ہماری نسلوں کو محفوظ رکھے۔ اور ایسی برائیوں جو ہمیں خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی ہوں وہ ہمارے دلوں میں ان کے لیے کراہت پیدا کر دے اور ہم نیکی کو سنوار کر ادا کرنے والے ہوں اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین اللھم آمین

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: شاہد احمد مسعود مبلغ سلسلہ، آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ ریجن بندوکو میں یوم تبلیغ اور تبلیغی بک سٹال

سینکڑوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا

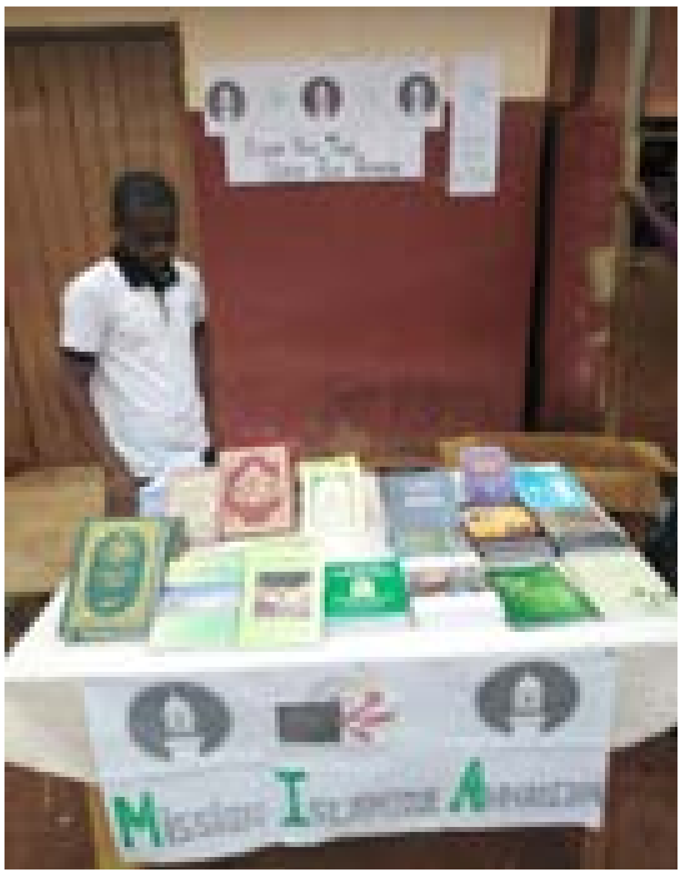

مورخہ یکم اکتوبر بروز جمعۃ المبارک آئیوری کوسٹ کے شہر تاندا، ریجن بندوکو میں یوم تبلیغ منایا گیا جو کہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا، یوم تبلیغ کے لئے چند روز قبل ایک ٹیم تیار کی گئی اور تیاری شروع کر دی گئی برائے تقسیم وفروخت لٹریچر اور کتب مہیا کی گئیں، اس شہر کی اکثر آبادی مسلم ہے اور یہاں زیادہ تر کولنگو قبیلے کے لوگ آباد ہیں، یوم تبلیغ کا آغاز صبح 9 بجے دعا کے ساتھ کیا گیا اس کے بعد لیف لٹس تقسیم کئے گئے خدام نے مختلف سڑکوں اور بازاروں میں لیف لٹ تقسیم کئے 12 بجے تمام دوست احمدیہ مسجد میں اکٹھے ہوئے نیز حضور انور کا خطبہ سنا اور جمعہ کی نماز ادا کی۔

یوم تبلیغ کا دوسرا حصّہ بک سٹال تھا جو کے شہر کی معروف سڑک کے کنارے پہ لگایا گیا، جس میں قرآن کریم سادہ اور فرنچ ترجمہ اور دیگر لٹریچر فروخت اور نمائش کے لئے رکھا گیا۔ جمعہ کے دن کی گہما گہمی کی وجہ سے بہت افراد ہمارے سٹال پر آئے اور اسلامی کتب کی نمائش میں کافی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ خاکسار بھی وہاں موجود رہا آنے والے زائرین کے سوالات کے جوابات مقامی خادم کے ذریعہ لوکل زبان میں دیے گئے، سٹال پر آنے والے تمام احباب کو لیف لیٹ بھی دیا گیا۔ فرنچ زبان میں نماز کی کتاب اور یسرنا القرآن لوگوں کی خریداری میں خاص دلچسپی کا

مرکز رہے، بک سٹال کے ذریعہ 25000 فرانک سیفا کا لٹریچر فروخت کیا گیا

تبلیغی بک سٹال کا سلسلہ 4:00 بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد دوبارہ لیف لیٹ کی تقسیم کا کام مختلف سڑکوں اور گلیوں میں خدام و انصار نے انجام دیا۔ 800 سے زائد افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے اور نیک اور سعید روحوں کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

درازی عمر کا راز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو، لیکن بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جنہوں نے کبھی اس اصول اور طریق پر غور کی ہو جس سے انسان کی عمر دراز ہو۔ قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ (الرّعد: 18) یعنی جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں۔ اُن کی عمر دراز ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 92 سن اشاعت 2018ء یوکے)

مرسلہ: شیخ مجاہد شاستری۔ قادیان

طلوع وغروب آفتاب

29 اکتوبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:05	17:46
مدینہ منورہ	05:08	17:44
قادیان	05:20	17:42
ربوہ	05:00	17:22
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:21	17:42

ارشاد حضرت مسیح موعودؑ

- حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب تجلیات الٰہیہ میں تحریر فرمایا کہ

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اسقدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو کہ ایک دن پورا ہوگا۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409-410)